بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

جلد 67

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 48

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

20 ربیع الاوّل 1440 ہجری قمری • 29 نبوت 1397 ہجری شمسی • 29 نومبر 2018ء

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلۡنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعۡفُ عَنَّا ۟ وَاغۡفِرۡ لَنَا ۟ وَارۡحَمۡنَا ۟ اَنۡتَ مَوۡلٰٮنَا فَانۡصُرۡنَا عَلَى الۡقَوۡمِ الۡكٰفِرِيۡنَ○

(سورۃ البقرہ: 287)

ترجمہ: اور اَے ہمارے ربّ! ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جو ہماری طاقت سے بڑھ کر ہو اور ہم سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر۔ تُو ہی ہمارا ولی ہے۔ پس ہمیں کافر قوم کے مقابل پر نصرت عطا کر۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 23 نومبر 2018 کو مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن، برطانیہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اسکا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

قرآن شریف میں کہاں لکھا ہے کہ مذہب کے لئے جبر درست ہے بلکہ اللہ تعالیٰ تو قرآن شریف میں فرماتا ہے لَآ اِكۡرَاهَ فِى الدِّيۡنِ یعنی دین میں جبر نہیں ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت جو لڑائیاں کی گئی تھیں وہ لڑائیاں دین کو جبراً شائع کرنے کے لئے نہیں تھیں بلکہ یا تو بطور سزا تھیں اور یا وہ لڑائیاں ہیں جو بطور مدافعت تھیں یعنی جو لوگ اسلام کے نابود کرنے کے لئے پیش قدمی کرتے تھے ان سے بطور حفاظت خود اختیاری یا ملک میں آزادی پیدا کرنے کے لئے لڑائی کی جاتی تھی بجز ان تین صورتوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مقدس خلیفوں نے کوئی لڑائی نہیں کی

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

جس کام کے لئے آپ لوگوں کے عقیدوں کے موافق مسیح ابن مریم آسمان سے آئے گا یعنی یہ کہ مہدی سے مل کر لوگوں کو جبراً مسلمان کرنے کے لئے جنگ کرے گا یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جو اسلام کو بدنام کرتا ہے قرآن شریف میں کہاں لکھا ہے کہ مذہب کے لئے جبر درست ہے بلکہ اللہ تعالیٰ تو قرآن شریف میں فرماتا ہے لَآ اِكۡرَاهَ فِى الدِّيۡنِ (البقرۃ: 257) یعنی دین میں جبر نہیں ہے پھر مسیح ابن مریم کو جبر کا اختیار کیونکر دیا جائے گا یہاں تک کہ بجز اسلام یا قتل کے جزیہ بھی قبول نہ کرے گا یہ تعلیم قرآن شریف کی کس مقام اور کس سیپارہ اور کس سورہ میں ہے[1] سارا قرآن بار بار کہہ رہا ہے کہ دین میں جبر نہیں اور صاف طور پر ظاہر کر رہا ہے کہ جن لوگوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت لڑائیاں کی گئی تھیں وہ لڑائیاں دین کو جبراً شائع کرنے کے لئے نہیں تھیں بلکہ یا تو بطور سزا تھیں یعنی اُن لوگوں کو سزا دینا منظور تھا جنہوں نے ایک گروہ کثیر مسلمانوں کو قتل کر دیا اور بعض کو وطن سے نکال دیا تھا اور نہایت سخت ظلم کیا تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اُذِنَ لِلَّذِيۡنَ يُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّهُمۡ ظُلِمُوۡا ‌ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصۡرِهِمۡ لَقَدِيۡرُ (حج: 40) یعنی ان مسلمانوں کو جن سے کفار جنگ کر رہے ہیں بسبب مظلوم ہونے کے مقابلہ کرنے کی اجازت دی گئی اور خدا قادر ہے کہ جو ان کی مدد کرے۔ اور یا وہ لڑائیاں ہیں جو بطور مدافعت تھیں یعنی جو لوگ اسلام کے نابود کرنے کے لئے پیش قدمی کرتے تھے یا اپنے ملک میں اسلام کو شائع ہونے سے جبراً روکتے تھے ان سے بطور حفاظت خود اختیاری یا ملک میں آزادی پیدا کرنے کے لئے لڑائی کی جاتی تھی بجز ان تین صورتوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے مقدس خلیفوں نے کوئی لڑائی نہیں کی بلکہ اسلام نے غیر قوموں کے ظلم کی اس قدر برداشت کی ہے جو اس کی دوسری قوموں میں نظیر نہیں ملتی پھر یہ عیسیٰ مسیح اور مہدی صاحب کیسے ہوں گے جو آتے ہی لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دیں گے یہاں تک کہ کسی اہل کتاب سے بھی جزیہ قبول نہیں کریں گے اور آیت حَتّٰى يُعۡطُوا الۡجِزۡيَةَ عَنۡ يَّدٍ وَّهُمۡ صٰغِرُوۡنَ (التوبہ: 29) کو بھی منسوخ کر دیں گے یہ دین اسلام کے کیسے حامی ہوں گے کہ آتے ہی قرآن کی ان آیتوں کو بھی منسوخ کر دیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بھی منسوخ نہیں ہوئیں اور اِس قدر انقلاب سے پھر بھی ختم نبوت میں حرج نہیں آئے گا۔ اس زمانہ میں جو تیرہ سَو برس عہد نبوت کو گزر گئے اور خود اسلام اندرونی طور پر تہتر فرقوں پر پھیل گیا۔ سچے مسیح کا یہ کام ہونا چاہئے کہ وہ دلائل کے ساتھ دلوں پر فتح پاوے نہ تلوار کے ساتھ اور صلیبی عقیدہ کو واقعی اور سچے ثبوت کے ساتھ توڑ دے نہ یہ کہ اُن صلیبوں کو توڑتا پھرے جو چاندی یا سونے یا پیتل یا لکڑی سے بنائی جاتی ہیں اگر تم جبر کرو گے تو تمہارا جبر اس بات پر کافی دلیل ہے کہ تمہارے پاس اپنی سچائی پر کوئی دلیل نہیں۔[2]

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 73 تا 75)

---

[1] اگر کہو کہ عربوں کے لئے بھی حکم تھا کہ جبراً مسلمان کئے جائیں یہ خیال قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ چونکہ تمام عرب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت ایذا پہنچایا تھا اور بہت سے صحابہ مردوں اور عورتوں کو قتل کر دیا تھا اور بقیۃ السیف کو وطن سے نکال دیا تھا اس لئے وہ تمام لوگ جو مرتکب جرم قتل یا معین اس جرم کے تھے وہ سب خدا تعالیٰ کی نظر میں اپنی خونریزی کے عوض میں خونریزی کے لائق ہو چکے تھے ان کی نسبت بطور قصاص اصل حکم قتل کا تھا مگر ارحم الراحمین کی طرف سے یہ رعایت دی گئی کہ اگر کوئی ان میں سے مسلمان ہو جائے تو اُس کا گزشتہ جرم جس کی وجہ سے وہ قابل سزائے موت ہے بخش دیا جائے گا پس کہاں یہ صورت رحم اور کہاں جبر۔ منہ

[2] بعض نادان مجھ پر اعتراض کرتے ہیں جیسا کہ صاحب المنار نے بھی کیا کہ یہ شخص انگریزوں کے ملک میں رہتا ہے اس لئے جہاد کی ممانعت کرتا ہے یہ نادان نہیں جانتے کہ اگر میں جھوٹ سے اس گورنمنٹ کو خوش کرنا چاہتا تو میں بار بار کیوں کہتا کہ عیسیٰ بن مریم صلیب سے نجات پا کر اپنی موت طبعی سے بمقام سری نگر کشمیر مر گیا اور نہ وہ خدا تھا اور نہ خدا کا بیٹا۔ کیا انگریز مذہبی جوش والے میرے اِس فقرہ سے مجھ سے بیزار نہیں ہوں گے؟ پس سنو! اے نادانوں مَیں اِس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دین اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلواریں چلاتی ہے قرآن شریف کے رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی اور ان کا شکر کرنا ہمیں اس لئے لازم ہے کہ ہم اپنا کام مکہ اور مدینہ میں بھی نہیں کر سکتے تھے مگر ان کے ملک میں۔ یہ خدا کی طرف سے حکمت تھی کہ مجھے اس ملک میں پیدا کیا پس کیا میں خدا کی حکمت کی کسر شان کروں اور جیسا کہ قرآن شریف کی آیت وَاٰوَيۡنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبۡوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِيۡنٍ (المؤمنون: 51) میں اللہ تعالیٰ یہ بات ہمیں سمجھاتا ہے کہ صلیب کے واقعہ کے بعد ہم نے عیسیٰ مسیح کو صلیبی بلا سے رہائی دے کر اس کو اور اس کی ماں کو ایک ایسے اونچے ٹیلے پر جگہ دی تھی کہ وہ آرام کی جگہ تھی اور اس میں چشمے جاری تھے یعنی سری نگر کشمیر۔ اسی طرح خدا نے مجھے اس گورنمنٹ کے اونچے ٹیلے پر جہاں مفسدین کا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا جگہ دی جو آرام کی جگہ ہے اور اس ملک میں سچے علوم کے چشمے جاری ہیں اور مفسدوں کے حملوں سے امن اور قرار ہے پھر کیا واجب نہ تھا کہ ہم اس گورنمنٹ کے احسانات کا شکر کرتے۔ منہ

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

دنیا میں جب بھی اللہ تعالیٰ نے نبی مبعوث فرمائے ہمیشہ ان کی قوم نے ان کی مخالفت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ آخری نبی اور تمام دنیا اور ہر قوم کے لئے اور تا قیامت اور ہر زمانے کے لئے نبی بنا کر اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمائے تھے اس لئے آپؐ کی مخالفت صرف آپؐ کے زمانے تک محدود نہیں تھی۔ صرف مکہ تک محدود نہیں تھی۔ بلکہ آپ کے زمانے میں بھی مکہ سے نکل کر پورے عرب میں یہ مخالفت پھیل گئی تھی بلکہ اس سے بھی آگے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الرسل اور آخری نبی ہیں اس لئے آپ کی مخالفت اور دشمنی بھی انتہا کی ہوئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق ہمیشہ آپ کو دشمن کے ہر قسم کے وار سے محفوظ رکھا۔

آنحضرت ﷺ کے بارے میں پہلے انبیاء نے بھی پیشگوئیاں فرمائی تھیں کہ وہ نبی کسی کے ہاتھوں قتل نہ ہوگا ہر موقع پر آپ کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھتے ہوئے دشمن کو ناکام و نامراد کیا

آپؐ ہی وہ آخری شرعی نبی ہیں جو تمام زمانوں اور قوموں کیلئے مبعوث کئے گئے۔ کسی اور مذہب کی اس طرح مخالفت نہیں ہوئی۔ کسی اور مذہب کے بانی کی اس طرح مخالفت نہیں ہوئی جس طرح آنحضرت ﷺ کی ہوئی اور ہو رہی ہے۔ پس اس مخالفت سے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ جتنی زیادہ یہ مخالفت ہوگی اتنا زیادہ اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلے گا۔ اس آخری نبی ﷺ کے دفاع کیلئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں آپ کا وہ عاشق صادق بھیجا ہے جو اللہ تعالیٰ کا پہلوان ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے جَرِیُ اللہ کہا ہے

آج بھی اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت کیلئے اور اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے آسمان سے نشان ظاہر فرما رہا ہے

اسلام کی سچائی ثابت کرنے کیلئے یہ ایک بڑی دلیل ہے کہ وہ تعلیم کی رو سے ہر ایک مذہب کو فتح کرنے والا ہے اور کامل تعلیم کے لحاظ سے کوئی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا

بعض انصاف پسند غیر مسلم محققین و مصنفین کے ایسے بیانات کا تذکرہ جن میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم شخصیت کو خراج تحسین پیش کیا ہے

اللہ تعالیٰ ہمیں اس نبی ﷺ کی تعلیم کو حقیقی طور پر اپنے اوپر لاگو کرنے والا بنائے اور اس پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے جس کو لے کر آپ اٹھے تھے اور وہ اُسوہ ہم میں سے ہر ایک اپنے میں قائم کرنے کی کوشش کرے جس کو دیکھتے ہوئے غیروں کو بھی اور یہ جو نیک فطرت لوگ تھے ان کو بھی یہ کہنے پر مجبور کر دیا کہ آپ کا ہر فعل اور قول صدق اور سچائی کی ایک مثال تھا۔ اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ آنحضرت ﷺ کے اس عاشقِ صادق، اس پیارے مسیح کے مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں اور اپنی تمام تر طاقتیں صرف کر دیں تا کہ جلد سے جلد دنیا کو حقیقی اسلام اور احمدیت کے جھنڈے تلے لے آئیں اور ہر جگہ دنیا میں آنحضرت ﷺ کا جھنڈا لہرانے لگے۔

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر 30/جولائی 2006ء بروز اتوار سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حدیقۃ المہدی، آلٹن میں اختتامی خطاب

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ۔ قَالَ ءَ اَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ۔ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا۔ قَالَ فَاشْھَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ۔ (آل عمران:82)

قرآن کریم جو آخری شرعی کتاب ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی جو تمام نبیوں کے جامع اور خاتم ہیں ان پر اتارا ہے، ہمیں بتاتا ہے کہ دنیا میں جب بھی اللہ تعالیٰ نے نبی مبعوث فرمائے ہمیشہ ان کی قوم نے ان کی مخالفت کی۔ چنانچہ فرماتا ہے وَ کَذٰلِکَ جَعَلْنَا لِکُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا (الانعام:113) یعنی اور اس طرح ہم نے ہر نبی کے لئے دشمن بنائے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ آخری نبی اور تمام دنیا اور ہر قوم کے لئے اور تا قیامت اور ہر زمانے کے لئے نبی بنا کر اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمائے تھے اس لئے آپؐ کی مخالفت صرف آپؐ کے زمانے تک محدود نہیں تھی۔ صرف مکہ تک محدود نہیں تھی۔ بلکہ آپ کے زمانے میں بھی مکہ سے نکل کر پورے عرب میں یہ مخالفت پھیل گئی تھی بلکہ اس سے بھی آگے۔ کیونکہ آپ نے دنیا کے بڑے بڑے بادشاہوں کو بھی دعوت اسلام دی تھی اس لئے بعض متکبر اور غرور بادشاہوں نے آپ کی مخالفت کی اور آپ کو نعوذ باللہ ختم کرنے کے لئے بڑا زور لگایا اور دشمنی کی انتہا کی۔ چنانچہ کسریٰ نے یمن کے گورنر کے ذریعہ سے آپ کے اس دعوت اسلام بھیجنے پر آپ کو گرفتار کر کے اس کے سامنے پیش کرنے کا حکم دیا۔ اس کے کان میں کسی نے ڈال دیا کہ عرب میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو اپنے آپ کو ہر چیز سے بالا سمجھتا ہے۔ (الطبقات الکبریٰ جزء اول صفحہ 125 باب ذکر بعثۃ رسول اللہؐ الرسل بکتبہ ...... الخ مطبوعہ دار الفکر بیروت دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

تو بہرحال وہ تو اس میں کامیاب نہیں ہوا، نہ ہو سکتا تھا۔ یہ نبی تو اللہ تعالیٰ کا سب سے پیارا نبی تھا اور ہے کیونکہ آج بھی اس پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنا قرب عطا فرماتا ہے۔ تو بہرحال یہ اس کی کوشش تھی اور جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ شیطان جنّ و اِنس کی شکل میں نبی کی مخالفت کرتے ہیں اور کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الرسل اور آخری نبی ہیں اس لئے آپ کی مخالفت اور دشمنی بھی انتہا کی ہوئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق ہمیشہ آپ کو دشمن کے ہر قسم کے وار سے محفوظ رکھا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ (المائدۃ:68) یعنی اور اللہ تجھے لوگوں کے حملوں سے محفوظ رکھے گا۔

پس دیکھیں کہ مکہ کی ابتدائی زندگی سے لے کر فتح مکہ تک کیسے کیسے خطرناک حالات آئے بلکہ آپ کی زندگی کے آخری سانس تک مخالفت رہی۔ کھل کر یا چھپ کر آپ کے خلاف مخالفتوں کی اور دشمنیوں کی انتہا کی گئی۔ جنگ اُحد میں، جنگ حُنین میں اللہ تعالیٰ نے آپکو دشمن کے نرغے میں آنے کے باوجود کیسے حالات سے محفوظ رکھا۔ جو دشمن آپ کو ختم کرنے کے درپے تھے یا خود ختم ہو گئے یا آپ کی غلامی میں آنے کو فخر سمجھنے لگے۔ ایسی کایا پلٹی کہ جو آپ کے قتل کرنے کیلئے پھرتے تھے آپ کی حفاظت میں جان قربان کرنے کی آرزو رکھنے لگے۔ ایک طرف مخالفتیں بھی انتہا کو چلتی رہیں دوسری طرف جانثاروں کی جماعت بھی اپنی قربانیوں کی انتہا تک پہنچنے کی کوشش کرتی رہی۔

اللہ تعالیٰ کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس وعدے کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا ہے۔ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ (المائدۃ:68) یعنی خدا تجھ کو لوگوں سے بچائے گا حالانکہ لوگوں نے طرح طرح کے دکھ دیئے۔ وطن سے نکالا۔ دانت شہید کیا۔ انگلی کو زخمی کیا اور کئی زخم تلوار کے پیشانی پر لگائے۔ سو درحقیقت اس پیشگوئی میں بھی اعتراض کا محل نہیں کیونکہ کفار کے حملوں کی علت غائی اور اصل مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زخمی کرنا یا دانت شہید کرنا نہ تھا بلکہ قتل کرنا مقصود بالذات تھا۔ سو کفار کے اصل ارادے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے محفوظ رکھا۔" (ست بچن، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 301 حاشیہ)

پھر فرماتے ہیں "لکھا ہے کہ اول مرتبہ میں جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کو برعایت ظاہر اپنی جان کی حفاظت کے لئے ہمراہ رکھا کرتے تھے۔ پھر جب یہ آیت نازل ہوئی کہ وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ (المائدۃ:68) یعنی خدا تجھ کو لوگوں سے بچائے گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو رخصت کر دیا اور فرمایا اب مجھ کو تمہاری حفاظت کی ضرورت نہیں۔"
(الحکم مورخہ 24 اگست 1899ء جلد 3 نمبر 30 صفحہ 2)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں پہلے انبیاء نے بھی پیشگوئیاں فرمائی تھیں کہ وہ نبی کسی کے ہاتھوں قتل نہ ہوگا۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 11، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) دیکھیں آپ کی مخالفت بھی سب سے بڑھ کر ہوئی لیکن ہر موقع پر آپ کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھتے ہوئے دشمن کو ناکام و نامراد کیا۔ جب آپ کے گھر کا گھیراؤ کیا گیا تو کس طرح اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کی آنکھوں پر پٹّی باندھ کر آپ کو محفوظ رکھا۔ غار میں جب آپ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے تو کس طرح دشمن کی عقل پر پردہ ڈال کر محفوظ رکھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ کیا جانا ایک بڑا بھاری معجزہ ہے اور قرآن شریف کی صداقت کا ثبوت ہے...... اور پہلی کتابوں میں یہ پیشگوئی درج تھی کہ نبی آخر زمان کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہوگا۔" (ملفوظات جلد 8 صفحہ 11، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

جیسا کہ میں نے کہا کہ آپ ﷺ تمام قوموں اور ہر زمانے کے لئے نبی بنا کر اللہ تعالیٰ نے بھیجے تھے اس لئے یہ مخالفت آپ کی زندگی کے بعد ختم نہیں ہوگئی بلکہ دشمنان اسلام اور غیر مذاہب والوں میں سے نام نہاد تاریخ دان اور مذاہب کے ماہرین یا جو بلا وجہ استہزاء کرنے والے ہیں انہوں نے اپنے آپ کو ہر چیز سے بالا سمجھتے ہوئے آپ کے خلاف گھٹیا اور ذلیل حملوں کو نہیں چھوڑا اور آج تک ایسے لوگ پیدا ہوتے چلے جارہے ہیں جو مختلف مذاہب میں سے ہیں لیکن آپ کی ذات کو گھٹیا نشانہ بناتے ہیں۔

آج دیکھ لیں عمومی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہی ہے جسے گندے الزامات کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ہی وہ شخصیت ہیں، آپؐ ہی وہ آخری شرعی نبی ہیں جو تمام زمانوں اور قوموں کے لئے مبعوث کئے گئے۔ کسی اور مذہب کی اس طرح مخالفت نہیں ہوئی۔ کسی اور مذہب کے بانی کی اس طرح مخالفت نہیں ہوئی جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی اور ہو رہی ہے۔ پس اس مخالفت سے مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ جتنی زیادہ یہ مخالفت ہوگی اتنا زیادہ اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلے گا۔ اس آخری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں آپ کا وہ عاشق صادق بھیجا ہے جو اللہ تعالیٰ کا پہلوان ہے۔ جس کو خدا تعالیٰ نے جَرِیُ اللہ کہا ہے۔ جس نے آپ کی لائی ہوئی تعلیم سے بھی دشمن کے اوچھے حملوں کے وہ دندان شکن جواب دیئے ہیں کہ مخالفین کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں رہی بلکہ آپ کے اس کلام کے ذریعہ سے آپ کے ماننے والوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے وہ علم اور نور فراست عطا فرمایا

باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ مزید صحابہ حضرت عمیر بن ابی وقاص، حضرت قطبہ بن عامر انصاری، حضرت شجاع بن وہب حضرت شماس بن عثمان، حضرت ابوعبس بن جبر اور حضرت ابوعقیل بن عبد اللہ انصاری رضوان اللہ علیہم کے مختصر سوانح اور سیرت کا تذکرہ

محترم مولانا عبد العزیز صادق صاحب مربی سلسلہ بنگلہ دیش کی وفات

مکرم محمد ظفر اللہ صاحب ابن مکرم بشارت احمد صاحب کی سیدوالا ضلع ننکانہ میں شہادت، مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 31 اگست 2018ء بمطابق 31 ظہور 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ- بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ- مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ- اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ-

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ- صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ-

حضرت عمیرؓ بن ابی وقاص ایک بدری صحابی تھے جن کی ولدیت ابو وقاص مالک بن اُھَیب تھی۔ ان کی شہادت غزوہ بدر 2 ہجری میں ہوئی۔ حضرت عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سعد بن ابی وقاص کے چھوٹے بھائی تھے اور ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ آپ کی والدہ کا نام حمنہ بنت سفیان تھا۔ آپ کا تعلق قریش کے قبیلہ بنو زھرہ سے تھا اور جیسا کہ ذکر ہوا بدر کی جنگ میں انہوں نے شرکت کی اور وہیں ان کی شہادت ہوئی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمیر اور عمرو بن معاذ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ (الاستیعاب جلد 3 صفحہ 294 عمیر بن ابی وقاصؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)، (الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 79 عمیر بن ابی وقاص مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) بعض کا خیال ہے کہ حضرت عمیر بن ابی وقاص اور حضرت خبیب بن عدی کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی تھی۔ (عیون الاثر جلد اوّل صفحہ 232 باب ذکر المؤاخات مطبوعہ دار القلم بیروت 1993ء)

ان کی شہادت کے واقعہ کا اور جنگ بدر میں شامل ہونے کا ذکر کرتے ہوئے سیرت خاتم النبیین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اس طرح لکھا ہے کہ مدینہ سے تھوڑی دور نکل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈیرہ ڈالنے کا حکم دیا اور فوج کا جائزہ لیا۔ کم عمر بچے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمرکابی کے شوق میں ساتھ چلے آئے تھے ان کو واپس بھیجا گیا۔ سعد بن ابی وقاص کے چھوٹے بھائی عمیر بھی چھوٹی عمر کے تھے۔ کمسن تھے۔ انہوں نے جب بچوں کی واپسی کا حکم سنا تو لشکر میں اِدھر اُدھر چھپ گئے لیکن آخر ان کی باری آئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی واپسی کا حکم دیا۔ یہ حکم سن کر عمیر رونے لگ گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ان کے غیر معمولی شوق کو دیکھ کر انہیں بدر میں شامل ہونے کی اجازت دی۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 353)

تاریخ کی ایک اور کتاب میں ان کا ذکر اس طرح ملتا ہے کہ عمرو بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ قبل اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کی جانب روانہ ہونے کے لئے ہمارا معائنہ فرماتے میں نے اپنے بھائی عمیر بن ابی وقاص کو دیکھا کہ وہ چھپتے پھر رہے تھے۔ اس پر میں نے ان سے پوچھا اے بھائی تمہیں کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں ڈرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ لیں گے تو بچہ سمجھ کر واپس بھیج دیں گے۔ میں جنگ کے لئے جانا چاہتا ہوں کہ شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت عطا فرما دے۔ پس جب یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چھوٹا سمجھ کر واپس جانے کا ارشاد فرمایا تو عمیر رونے لگ گئے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں شامل ہونے کی اجازت دے دی۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 79، عمیر بن ابی وقاصؓ مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) ان کی تلوار بڑی تھی۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ان کی تلوار کی نیام باندھی۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 4، صفحہ 603، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء) حضرت عمیر بن ابی وقاص غزوہ بدر میں جب شہید ہوئے اس وقت آپ سولہ سال کے تھے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 79، عمیر بن ابی وقاصؓ، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) سولہ سال کی عمر بھی ایسی تھی جس میں قد کاٹھ بیشک چھوٹا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عموماً بچوں کو جنگ کی اجازت نہیں دی۔

دوسرے صحابی جن کا ذکر ہوگا وہ ہیں حضرت قطبہ بن عامر۔ یہ انصاری تھے۔ عامر بن حدیدۃ کے بیٹے تھے۔ ان کی وفات حضرت عثمان کے دور خلافت میں ہوئی۔ ان کی والدہ کا نام زینب بنت عمرو ہے۔ آپ کی اہلیہ کا نام حضرت اُمّ عمرو ہے جن سے ایک بیٹی حضرت اُمِّ جمیل ہیں۔ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ دونوں میں ہی شامل ہوئے اور آپ اُن چھ انصار صحابہ میں سے ہیں جو مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے۔ ان سے قبل انصار میں سے کوئی مسلمان نہ ہوا تھا۔

(الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 294، قطبہ بن عامرؓ، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

ان کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ 'سیرت خاتم النبیینؐ' میں اس طرح لکھا ہے کہ گیارہ نبوی کے ماہ رجب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ میں یثرب والوں سے یعنی مدینہ والوں سے پھر ملاقات ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب و نسب پوچھا تو معلوم ہوا کہ قبیلہ خزرج کے لوگ ہیں اور یثرب سے آئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت محبت کے لہجے میں کہا کیا آپ لوگ میری کچھ باتیں سن سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں۔ آپ کیا کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ان کو اسلام کی دعوت دی اور قرآن شریف کی چند آیات سنا کر اپنے مشن سے آگاہ کیا۔ ان لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا کہ یہ موقع ہے ایسا نہ ہو کہ یہود ہم سے سبقت لے جائیں اور یہ کہہ کر سب مسلمان ہو گئے۔ یہ چھ اشخاص تھے جن کے نام یہ ہیں۔ ابواُمامہ اسعد بن زُرارہ جو بنو نجار سے تھے اور تصدیق کرنے میں سب سے اول تھے۔ عوف بن حارث یہ بھی بنو نجار سے تھے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبد المطلب کے ننھیال کا قبیلہ تھا۔ رافع بن مالک جو بنو زریق سے تھے۔ جو قرآن شریف نازل ہو چکا تھا وہ اس موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو عطا فرمایا۔ قطبہ بن عامر جو بنی سلمہ سے تھے اور عقبہ بن عامر جو بنی حرام سے تھے اور جابر بن عبد اللہ بن رئاب جو بنی عبید سے تھے۔ اس کے بعد یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت ہوئے اور جاتے ہوئے عرض کیا کہ ہمیں خانہ جنگیوں نے بہت کمزور کر رکھا ہے اور ہم میں آپس میں بہت نااتفاقیاں ہیں۔ ہم یثرب میں جا کر اپنے بھائیوں میں اسلام کی تبلیغ کریں گے۔ کیا عجب کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم کو پھر جمع کر دے۔ پھر ہم ہر طرح آپ کی مدد کے لئے تیار ہوں گے۔ چنانچہ یہ لوگ گئے اور ان کی وجہ سے یثرب میں اسلام کا چرچا ہونے لگا۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 221 تا 222) کہتے ہیں جی اسلام نے آ کر پھوٹ ڈال دی!؟ اسلام کی وجہ سے آپس کی پھوٹ اور فساد جو تھے اس کے ختم ہونے کا اظہار ان لوگوں نے کیا اور پھر یہ ہو بھی گیا اور وہی لوگ جو آپس کے دشمن تھے بھائی بھائی بن گئے۔ گزشتہ خطبہ میں بھی ایک مَیں نے ذکر کیا تھا کہ ان لوگوں کا آپس میں بھائی بھائی ہونا دشمن کی آنکھوں میں بڑا کھٹکتا تھا جس کی وجہ سے انہوں نے پھوٹ ڈالنے کی کوشش کی لیکن پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سمجھانے سے اور آپ کی قوت قدسی سے ایک بھائی چارے کی فضا دوبارہ پیدا ہوئی۔

اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت قطبہ کا شمار ماہر تیر اندازوں میں ہوتا ہے۔ آپ غزوہ بدر، اُحد، خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ غزوہ اُحد میں آپ جوانمردی سے لڑے۔ اس روز آپ کو نو (9) زخم آئے۔ فتح مکہ کے موقع پر بنو سلمہ کا جھنڈا آپ ہی کے ہاتھ میں تھا۔ غزوہ بدر میں حضرت قطبہ کی ثابت قدمی کا یہ عالم تھا کہ آپ نے دو صفوں کے درمیان ایک پتھر رکھا اور کہا کہ میں اس وقت تک نہیں بھاگوں گا جب تک یہ پتھر نہ بھاگے یعنی شرط لگا دی کہ میری جان جائے تو جائے میدان چھوڑ کر میں نے نہیں بھاگنا۔

ان کے بھائی یزید بن عامر تھے جو ستّر انصار کے ساتھ عقبہ میں شامل ہوئے تھے۔ حضرت یزید بدر اور اُحد میں بھی شریک ہوئے اور ان کی اولاد مدینہ اور بغداد میں بھی تھی۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 294، قطبہ بن عامرؓ واخوہ یزید بن عامرؓ، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) ابو حاتم سے مروی ہے کہ حضرت قطبہ بن عامر نے حضرت عمر کے دور خلافت میں وفات پائی۔ جبکہ ابن حبّان کے نزدیک انہوں نے حضرت عثمان کے دور خلافت میں وفات پائی۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 5، صفحہ 338، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء)

تیسرے صحابی جن کا ذکر ہوگا وہ ہیں حضرت شجاع بن وہب جو وہب بن ربیعہ کے بیٹے تھے۔ ان کی وفات جنگ یمامہ میں ہوئی۔ آپ کو شجاع بن ابی وہب بھی کہا جاتا ہے۔ آپ کا خاندان بنو عبد شمس کا حلیف تھا۔

آپ طویل القامت پتلے جسم والے اور نہایت گھنے بالوں والے تھے۔ حضرت شجاع کا شمار ان بزرگ صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے ابتداء ہی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لبّیک کہا تھا۔ بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ سال بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایماء پر مہاجرین حبشہ کے دوسرے قافلہ میں شریک ہو کر حبشہ چلے گئے تھے۔ کچھ عرصہ بعد یہ افواہ سن کر کہ اہل مکہ مسلمان ہو گئے ہیں حضرت شجاع حبشہ سے واپس مکہ آ گئے۔ کچھ مدت بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مدینہ ہجرت کرنے کا اذن دیا تو آپ بھی اپنے بھائی عُقبہ بن وہب کے ساتھ ارض مکہ کو خیر باد کہہ کر مدینہ چلے گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اوس بن خولی کو حضرت شجاع کا دینی بھائی بنایا تھا۔ مؤاخات جو قائم کی تھی اس میں حضرت شجاع کا بھائی بنایا تھا۔ حضرت شجاع بدر، اُحد، خندق سمیت تمام غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل رہے اور چالیس برس سے کچھ زائد عمر پا کر جنگ یمامہ میں شہادت پائی۔ (اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 370، شجاع بن وھب، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)، (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 51، شجاع بن وھبؓ، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

غزوہ حدیبیہ سے واپس آنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر سلاطین عالم کو دعوت اسلام کے خطوط روانہ فرمائے تھے۔ حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز منبر پر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ حمد و ثنا کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم میں سے بعض کو شاہان عجم کی طرف بھیجنا چاہتا ہوں۔ جو غیر عرب بادشاہ ہیں ان کی طرف بھیجنا چاہتا ہوں۔ تم مجھ سے اختلاف نہ کرنا جیسا بنی اسرائیل نے عیسیٰ سے کیا تھا۔ تو مہاجرین نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ سے کبھی کچھ اختلاف نہ کریں گے آپ ہمیں بھجوائیے۔ (سیرت ابن کثیر، صفحہ 421، باب ذکر بعثۃ الی کسریٰ ملک الفرس، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء) چنانچہ جن صحابہ کو اس دینی فریضہ کے انجام دینے کی سعادت ملی ان میں حضرت شجاع بن وہب بھی شامل تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شجاع کو حارث بن ابی شمر غسّانی کی طرف جو دمشق کے قریب مقام غوطہ کا رئیس تھا سفیر بنا کر بھیجا اور بعض کے نزدیک اس کا نام منذر بن حارث بن ابی شمر غسّانی تھا۔ بہرحال آپ نے تبلیغ کا جو خط بھیجا اس کے ابتدائی فقرے یہ تھے کہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ مِنۡ مُحَمَّدٍ رَّسُوۡلِ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) اِلَی الۡحَارِثِ ابۡنِ اَبِیۡ شِمۡرٍ ۔ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الۡھُدٰی وَ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَصَدَّقَ فَاِنِّیۡ اَدۡعُوۡكَ اِلٰی اَنۡ تُؤۡمِنَ بِاللّٰہِ وَحۡدَہٗ لَا شَرِیۡكَ لَہٗ یَبۡقٰی لَكَ مُلۡكُكَ ۔ (شرح زرقانی، جلد 5، صفحہ 46، واما مکاتبتہ علیہ الصلاۃ والسلام الی المللوک وغیرھم، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)، (اصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 3، صفحہ 256، شجاع بن وھب، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے حارث بن ابی شمر کی طرف، سلامتی ہے اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اللہ پر ایمان لائے اور تصدیق کرے۔ بیشک میں تم کو اس خدا پر ایمان لانے کی دعوت دیتا ہوں جو ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی صورت میں تمہاری سلطنت باقی رہے گی۔

حضرت شجاع کہتے ہیں کہ میں خط لے کر روانہ ہوا یہاں تک کہ حارث بن ابی شمر کے محل کے دروازے پر پہنچا وہاں دو تین دن گزر گئے مگر دربار میں رسائی نہیں ہو سکی۔ آخر میں نے وہاں کا جو سیکیورٹی کا انچارج تھا اس سے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایلچی کی حیثیت سے اس کے پاس آیا ہوں۔ تو اس نے کہا کہ یہ جو رئیس ہے وہ فلاں دن باہر آئیں گے اس سے پہلے تم ان سے کسی طرح نہیں مل سکتے۔ شجاع کہتے ہیں کہ پھر وہی شخص مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کے متعلق پوچھنے لگا۔ میں اسے تفصیلات بتاتا رہا جس سے اس کے دل پر بہت اثر ہوا اور وہ رونے لگا۔ یعنی وہ جو سیکیورٹی انچارج تھا اس علاقے کے بادشاہ یا گورنر یا رئیس کہہ لیں۔ پھر اس نے کہا کہ میں نے انجیل میں پڑھا تھا کہ اس نبی کی بالکل یہی تفصیلات اس میں موجود ہیں۔ مگر میں سمجھتا تھا کہ وہ سرزمین شام میں ظاہر ہوں گے مگر اب معلوم ہوا کہ وہ سرزمین قرظ یعنی یمن کے علاقہ میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ بہرحال میں ان پر ایمان لاتا ہوں۔ وہ جو سیکیورٹی انچارج تھا اس نے کہا میں ایمان لاتا ہوں اور ان کی تصدیق کرتا ہوں۔ مجھے حارث بن ابی شمر سے ڈر لگتا ہے کہ وہ مجھے قتل کر دے گا۔ ساتھ اس بات کا اظہار بھی کیا کہ علاقے کا رئیس جو ہے وہ مجھے قتل کر دے گا۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد یہ پہریدار میری بہت عزت کرنے لگا اور بہتر سے بہتر انداز میں میری میزبانی کرتا۔ وہ مجھے حارث کے متعلق بھی اطلاعات دیتا رہتا اور اس کے متعلق مایوسی کا اظہار کرتا۔ کہتا کہ حارث بن ابی شمر اصل میں بادشاہ قیصر سے ڈرتا ہے کیونکہ یہ اسی کی حکومت میں تھا۔ آخر ایک دن حارث باہر نکلا اور دربار میں آ کر بیٹھا۔ اس کے سر پر تاج تھا۔ پھر مجھے حاضری کی اجازت ملی۔ میں نے اس کے سامنے پہنچ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط اس کے حوالے کیا۔ اس نے وہ خط پڑھا پھر اسے اٹھا کر پھینک دیا اور غضبناک ہو کر کہنے لگا۔ کون ہے جو مجھ سے میری سلطنت چھین سکے۔ میں خود اس کی طرف پیش قدمی کرتا ہوں چاہے وہ یمن میں ہی کیوں نہ ہو۔ میں وہاں اس کے پاس سزا دینے کے لئے پہنچوں گا۔ لوگ فوجی تیار کریں۔ اس نے اپنی انتظامیہ کو حکم دیا کہ تیار رہو۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ الفاظ کہے کہ میں جنگ کے لئے نکلوں گا اور جو خط لکھا ہے وہ دھمکی دی ہے کہ اگر تم باز نہ آئے تو تمہاری حکومت جاتی رہے گی۔ بہرحال کہتے ہیں اس کے بعد حارث بن ابی شمر رات تک وہیں بیٹھا رہا اور لوگ اس کے سامنے پیش ہوتے رہے۔ پھر اس نے گھڑسواروں کو تیاری کا حکم دیا اور مجھ سے کہا کہ اپنے آقا سے یہاں کا سب حال بتا دینا۔ اس کے بعد اس نے قیصر شاہ روم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کا سارا واقعہ لکھ کر بھجوایا۔ اپنا ایلچی بھجوایا اور یہی باتیں ساری لکھ کر بھجوائیں کہ اس طرح یہ نمائندہ مجھے اسلام کی تبلیغ کرنے آیا ہے۔ حارث بن ابی شمر کا یہ خط قیصر کے پاس اس وقت پہنچا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط حضرت دحیہ کلبی کے ہاتھ قیصر کو پہنچ گیا تھا۔ قیصر نے حارث کا خط پڑھ کر اسے لکھا کہ اس نبی پر حملے اور پیش قدمی کا خیال چھوڑ دو اور ان سے مت الجھو۔ بہرحال جب قیصر کا یہ جوابی خط حارث کے پاس پہنچا تو اس نے حضرت شجاع کو جو کہ اس وقت تک وہیں ٹھہرے ہوئے تھے بلوایا اور پوچھا کہ تم کب واپس جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ حضرت شجاع نے کہا کل۔ بادشاہ نے اسی وقت آپ کو سو مثقال سونا دلائے جانے کا حکم دیا اور وہ دربان آپ کے پاس آیا۔ وہی جو پہلے سیکیورٹی انچارج تھا ان کے پاس آیا اور اس نے خود کچھ روپیہ اور لباس دیا۔ پھر سیکیورٹی انچارج کہنے لگا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا اسلام عرض کرنا اور بتانا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا پیروکار بن چکا ہوں۔ حضرت شجاع کہتے ہیں کہ اس کے بعد جب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شاہ حارث کے متعلق سب حال بتایا۔ آپ نے تمام روداد سن کر فرمایا کہ تباہ ہو گیا یعنی اس کی سلطنت تباہ ہو گئی۔ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے محل کے دربان مُرّی کا سلام پہنچایا اور اس نے جو کچھ کہا وہ سب کچھ بتلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے سچ کہا۔ سیرۃ الحلبیۃ میں یہ سارا واقعہ بیان ہے۔ (السیرۃ الحلبیہ، جلد 3، صفحہ 357 تا 358، باب ذکر کتابہ ﷺ الی الحارث بن ابی شمر، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے تاریخ کی مختلف کتابوں سے لے کر جو باتیں بیان کی ہیں اس میں سے جو چند زائد باتیں ہیں وہ یہ ہیں کہ آپ لکھتے ہیں کہ پانچواں تبلیغی خط ریاست غسان کے فرمانروا حارث بن ابی شمر کے نام لکھا گیا۔ غسان کی ریاست عرب کے ساتھ متصل جانب شمال واقع تھی اور اس کا رئیس قیصر کے ماتحت ہوا کرتا تھا۔ جب حضرت شجاع بن وہب وہاں پہنچے تو حارث اس وقت قیصر کی فتح کے جشن کے لئے تیاری کر رہا تھا۔ جو شاہ روم تھا اس کی فتح کا جشن تھا اس کے لئے وہاں کا رئیس تیاری کر رہا تھا۔ حارث سے ملنے سے پہلے شجاع بن وہب اس کے دربان یعنی مہتمم ملاقات سے ملے۔ وہ ایک اچھا آدمی تھا۔ اس نے شجاع کی زبانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں سن کر فی الجملہ ان کی تصدیق کی۔ بہرحال چند دن کے انتظار کے بعد وہی واقعہ بیان ہوا کہ شجاع بن وہب کو رئیس غسان کے دربار میں رسائی ہو گئی۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پیش کیا۔ حارث نے خط پڑھ کر غصہ سے پھینک دیا اور نہ صرف غصہ سے پھینک دیا بلکہ جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے فوجوں کو حملہ کے لئے تیاری کا حکم دیا اور اس دوران اس نے قیصر کو بھی یہ خط بھیجا اور یہ بتایا کہ میں فوج کشی کرنے لگا ہوں تو قیصر نے کہا کہ فوج کشی نہ کرو اور مجھے آ کر دربار کی شرکت کے لئے ایلیاء یعنی بیت المقدس میں ملو۔ قیصر نے اس رئیس کو بلایا۔ بہرحال یہ تو معاملہ ان کا وہیں ختم ہو گیا۔ حدیث اور تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ مدینہ میں ایک عرصہ تک اس بات کا خوف رہا کہ غسانی قبائل مسلمانوں کے خلاف کب حملہ کرتے ہیں۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم.اے، صفحہ 828 تا 829) کافی عرصہ تک یہ خوف رہا۔ اس جواب کی وجہ سے جو شمر نے آپؐ کے صحابی کو دیا تھا۔

ماہ ربیع الاول سنہ 8 ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی کہ بنو ہوازن کی ایک شاخ بنو عامر مسلمانوں کے خلاف لڑائی کی تیاری کر رہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شجاع کو 24 مجاہدین دے کر ان لوگوں کی سرکوبی پر مامور فرمایا جو مدینہ پہ حملہ کرنے لگے تھے۔ اس وقت بنو عامر کے لوگ مدینہ سے پانچ راتوں کی مسافت پر السّیّ جو مکہ اور بصرہ کے درمیان ایک مقام ہے اس پر خیمہ لگائے بیٹھے تھے۔ آپ یعنی حضرت شجاع مجاہدین کے ساتھ رات کو سفر کرتے اور دن کو چھپے رہتے یہاں تک کہ اچانک صبح کے وقت بنو عامر کے سر پر جا پہنچے۔ وہ لوگ مسلمانوں کو اچانک اپنے سر پر دیکھ کر بوکھلا گئے باوجود اس کے کہ وہ حملے کی تیاری کیلئے نکلے تھے اور پوری فوج بنا کے نکلے تھے اور سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ حضرت شجاع نے اپنے مجاہدین کو حکم دیا کہ ان کا تعاقب نہ کریں۔ کوئی ضرورت نہیں تعاقب کرنے کی اور مال غنیمت جو ہے اس زمانے کے رواج کے

حدیث نبوی ﷺ

’’ہمیشہ سچ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں کبھی خیانت نہ کرو اور اپنے پڑوسی سے ہمیشہ حسنِ سلوک کرو‘‘ (بیہقی فی شعب الایمان)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی ﷺ

’’کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی‘‘ (صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

مطابق جو بھی وہ چھوڑ گئے تھے اونٹ اور بکریاں وہ ہانک کر مدینہ لے آئے۔ مالِ غنیمت کی کثرت کا اندازہ اس بات سے ہوسکتا ہے کہ ہر ایک مجاہد کو پندرہ پندرہ اونٹ ملے تھے اور دیگر اسباب وسامان اسکے علاوہ تھا (الطبقات الکبریٰ، جلد 2، صفحہ 313، سریہ شجاع بن وھبؓ الیٰ بنی عامر بالسّی، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) یعنی کہ وہ حملہ آور جو تھے پوری تیاری کر کے آئے تھے اور جنگ کے سازوسامان سے لیس تھے۔

پھر جن صحابی کا ذکر ہوگا ان کا نام ہے۔ حضرت شماس بن عثمان۔ ان کا پہلے بھی ایک خطبہ میں مختصر ذکر ہو چکا ہے۔ عثمان بن شریدان کے والد تھے۔ غزوہ اُحد 3 ہجری میں ان کی وفات ہوئی۔ ان کا نام عثمان اور شماس لقب تھا اور اس لقب سے آپ مشہور ہوئے۔ بنو مخزوم میں سے تھے اور اسلام کے آغاز میں ہی مسلمان ہو گئے تھے۔ (اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 393 تا 394، شماس بن عثمانؓ، مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء) ابن ہشام نے حضرت شماس بن عثمان کے نام شمّاس کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ شماس رضی اللہ عنہ کا نام عثمان ہے اور شماس کہلانے کی وجہ یہ ہے کہ عیسائیوں کا ایک مذہبی لیڈر جس کو شماس کہتے ہیں زمانہ جاہلیت میں مکہ آیا۔ وہ عیسائی لیڈر بہت خوبصورت تھا۔ اس کی خوبصورتی کو دیکھ کر مکہ کے لوگ متعجب ہوئے۔ عتبہ بن ربیعہ جو عثمان کے ماموں تھے انہوں نے کہا کہ میں اس شماس سے زیادہ ایک حسین لڑکا تم کو دکھاتا ہوں اور پھر اپنے بھانجے عثمان کو لا کر دکھایا۔ اس وقت سے لوگ عثمان کو شماس کہنے لگے۔ حضرت شماس کا نام شماس ہونے کی ایک وجہ یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ آپ کا نام شماس آپ کے چہرے کی سرخ وسفید رنگت کی وجہ سے تھا گویا کہ آپ سورج کی مانند ہیں۔ پس اس وجہ سے شماس نام آپ کے اصل نام پر حاوی ہوگیا۔ (سیرت ابن ہشام، صفحہ 462، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء) (المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، جلد 3، صفحہ 187، بحوالہ المکتبۃ الشاملہ)

حضرت شماس بن عثمان اور آپ کی والدہ حضرت صفیہ بنت ربیعہ بن عبدشمس حبشہ کی طرف دوسری ہجرت میں شامل تھیں۔ حضرت شماس کی والدہ شَیبہ اور عُتبہ (سرداران مکہ جو غزوہ بدر میں مارے گئے تھے) کی بہن تھیں۔ حضرت شماس بن عثمان نے حبشہ سے واپسی پر مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ حضرت شماس بن عثمان نے مدینہ کی طرف ہجرت کے بعد حضرت مبشر بن عبدمنذر کے ہاں قیام کیا۔ سعید بن مُسَیَّب کہتے ہیں کہ حضرت شماس بن عثمان غزوہ اُحد میں شہید ہونے تک حضرت مبشر بن عبدالمنذر کے ہاں مقیم رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شماس بن عثمان اور حضرت حنظلہ بن ابی عامر کے درمیان مؤاخات قائم کروائی۔ حضرت شماس کے بیٹے کا نام حضرت عبداللہ تھا اور آپ کی اہلیہ اُمّ حبیب بنت سعید تھیں۔ ابتدائی ہجرت کرنے والی مسلمان خواتین میں سے تھیں۔ (اسد الغابہ، جلد 2، صفحہ 394، مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء) (سیر الصحابہ، جلد دوم، صفحہ 324، شماس بن عثمانؓ مطبوعہ دار الاشاعت کراچی) (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 130، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

حضرت شماس بن عثمان غزوہ بدر اور اُحد میں شامل ہوئے۔ آپ غزوہ اُحد میں بہت جانفشانی سے لڑے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شماس بن عثمان کو ڈھال کی مانند پایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں یا بائیں جس طرف بھی نظر اٹھاتے شماس کو وہیں پاتے جو جنگ اُحد میں اپنی تلوار سے مدافعت کر رہے تھے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر غشی طاری ہوگئی جب آپ پر حملہ ہوا اور پتھر آ کے لگا۔ حضرت شماس نے اپنے آپ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ڈھال بنا لیا تھا یہاں تک کہ آپ شدید زخمی ہو گئے اور آپ کو اسی حالت میں مدینہ اٹھا کر لایا گیا۔ آپ میں ابھی کچھ جان باقی تھی۔ آپ کو حضرت عائشہ کے ہاں لے جایا گیا۔ حضرت اُمّ سلمہ نے کہا کہ کیا میرے چچازاد بھائی کو میرے سوا کسی اور کے ہاں لے جایا جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں حضرت اُمّ سلمہ کے پاس اٹھا کر لے جاؤ۔ پس آپ کو وہیں لے جایا گیا اور آپ نے انہی کے گھر وفات پائی۔ وہاں اُحد سے زخمی ہو کے آئے تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت شماس کو مقام اُحد میں لے جا کر انہی کپڑوں میں دفن کیا گیا۔ جب جنگ کے بعد آپ کو زخمی حالت میں اٹھا کر مدینہ لایا گیا تھا تو وہاں ایک دن اور ایک رات تک زندہ رہے تھے اور اس دوران کہا جاتا ہے کہ انہوں نے کچھ کھایا پیا نہیں، انتہائی کمزوری کی حالت تھی بلکہ بیہوشی کی حالت تھی۔ حضرت شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات 34 سال کی عمر میں ہوئی۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 131، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)

پھر ایک صحابی حضرت ابوعبس بن جبر ہیں۔ ان کے والد کا نام جبر بن عمرو تھا۔ ان کی وفات 34 ہجری میں ستر سال کی عمر میں ہوئی۔ ان کا اصل نام عبدالرحمٰن تھا اور کنیت ابوعبس تھی۔ آپ کا تعلق انصار کے قبیلہ بنو حارثہ سے تھا۔ زمانہ جاہلیت میں ان کا نام عبدالعزیٰ تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بدل کر عبدالرحمٰن کر دیا تھا۔ عُزّیٰ ان کے بُت کا نام تھا اس لئے بدلا اور عبدالرحمٰن کر دیا۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔ کعب بن اشرف یہودی کو جن اصحاب نے قتل کیا یہ بھی ان میں شامل تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوعبس اور حضرت خُنَیس کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ چونتیس ہجری میں ستر برس کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ مکہ میں آپ کی کثیر اولاد موجود تھی۔ حضرت عثمان نے جنازہ پڑھایا اور جنت البقیع میں ان کی تدفین ہوئی۔ (اسد الغابہ، جلد 5، صفحہ 204 تا 205 مطبوعہ دار الفکر بیروت 2003ء) (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 7، صفحہ 222، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء) (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 238، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) حضرت ابوعبس بن جبر کے بارے میں مروی ہے کہ اسلام کی بعثت سے پہلے بھی آپ عربی لکھنا جانتے تھے حالانکہ اس وقت عرب میں لکھنے کا رواج بہت کم تھا۔ حضرت ابوعبس اور حضرت ابو بُردہ بن نَیار نے جب اسلام قبول کیا اس وقت دونوں نے بنو حارثہ کے بتوں کو توڑ دیا تھا۔ حضرت عمر اور حضرت عثمان اُنہیں لوگوں سے صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا کرتے تھے یعنی کہ مال کا شعبہ بھی ان کے پاس تھا۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 238، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) زمانہ نبوی میں حضرت ابوعبس کی آنکھ کی بینائی چلی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ایک عصا دیتے ہوئے فرمایا کہ اس سے روشنی حاصل کرو۔ چنانچہ وہ عصا آپ کے آگے روشنی کیا کرتا تھا۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ، جلد 7، صفحہ 222، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء) ایک تو یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ یہ سوٹی تمہارے ہاتھ میں ہوگی اور جس طرح نابینا اپنی سوٹی استعمال کرتے ہیں، چلتے ہوئے مدد دے گی۔ لیکن یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سے روشنی بھی نکلتی ہو اور بعض دفعہ رات کے وقت میں کم نظر آتا ہو تو اس سے روشنی نکلتی ہو کیونکہ بعض اور صحابہ کے بارے میں بھی یہ روایت ملتی ہے کہ بعض دفعہ اندھیرے میں وہ سفر کر رہے ہوتے تھے تو ان کے عصا سے روشنی نکلتی تھی۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 693، حدیث 13906 مسند انس بن مالکؓ مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) بلکہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین صحابہ سفر کر رہے تھے اور رات اندھیری تھی تو ان کو بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ نے یہ نظارہ دکھایا کہ روشنی ان کے آگے آگے چلتی رہی۔ (ماخوذ)

حضرت ابوعبس کے ایک بیٹے روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوعبس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز ادا کیا کرتے تھے اور پھر اپنے قبیلہ بنو حارثہ کی طرف چلے جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک اندھیری رات میں جب بارش بھی ہو رہی تھی آپ اپنے گھر کی طرف جا رہے تھے تو آپ کے عصا سے روشنی نکلنا شروع ہوگئی جس نے آپ کے لئے راستے میں روشنی کر دی۔

(المستدرک علی الصحیحین، جلد 6، صفحہ 2028، حدیث 5495 مطبوعہ مکتبہ نزار المصطفیٰ الباز)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی بیماری کے دوران ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو یہ بیہوشی کی حالت میں تھے۔ جب افاقہ ہوا تو حضرت عثمان نے کہا کہ آپ اپنے آپ کو کس حالت میں پاتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی حالت اچھی دیکھتے ہیں سوائے ایک اونٹ کا گھٹنا باندھنے والی رسّی کے جو ہم سے اور عُمّال سے غلطی سے کھو گئی تھی۔ ابھی تک ہم اس سے خلاصی نہیں پا سکے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 238، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) یہ عُمّال میں سے تھے جیسا کہ میں نے بتایا کہ مال صدقہ وغیرہ چندہ وغیرہ جمع کرنے کے لئے ان کو بھیجا جاتا تھا۔ ذمہ داری اور ایمانداری کا یہ معیار تھا کہ اونٹ باندھنے والی ایک رسّی غلطی سے گم گئی اور اسی وجہ سے زندگی کے آخر تک بے چین رہے۔ مرض الموت میں بھی خیال آیا تو یہی کہ یہ رسّی جو ہے اگلے جہان میں کہیں ہمارے لئے ابتلا نہ بن جائے۔ تو یہ وہ لوگ تھے جو اللہ تعالیٰ کے خوف اور ایمانداری کے ایسے معیار رکھتے تھے۔

حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جلدی نماز عصر پڑھنے والا کوئی نہ تھا یعنی وقت کے لحاظ سے پہلے وقت میں نماز عصر پڑھ لیا کرتے تھے۔ انصار میں سے دو آدمی ایسے تھے جن کا گھر مسجد نبوی سے سب سے زیادہ دور تھا۔ ایک حضرت ابولبابہ بن عبدالمنذر تھے جن کا تعلق بنی عمرو بن عوف سے تھا اور دوسرے حضرت ابوعبس بن جبر تھے جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا۔ ابولبابہ کا گھر قبا میں تھا اور حضرت ابوعبس کا گھر بنو حارثہ میں تھا۔ اور کافی فاصلے پر دو اڑھائی میل دور تھا۔ یہ دونوں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے اور جب اپنی قوم میں واپس پہنچتے تو انہوں نے تب تک وہاں نماز عصر نہ پڑھی ہوتی تھی۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 4، صفحہ 607، حدیث 12516، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) تو یہ ان لوگوں کا تیز چلنے کا معیار بھی ہے اور یہ بھی کہ فاصلہ طے کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنے آیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عبس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اپنے قدم

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”قوم بننے کیلئے یگانگت اور فرمانبرداری انتہائی ضروری ہے“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 05 دسمبر 2014ء)

طالبِ دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

”وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 مئی 2015)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبیداللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں گرد آلود کئے اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ حرام کر دی۔ (مسند احمد بن حنبل، جلد 5، صفحہ 469، حدیث 16031، مطبوعہ عالم الکتب بیروت 1998ء) یعنی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی رضا پر چلنے والے، اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنے والے لوگ اس میں شامل ہیں۔ اور اسی طرح دعوت الی اللہ کے لئے سفر کرنے والے بھی اور وہ لوگ بھی جو ایک لمبے فاصلے سے مسجد میں نماز باجماعت کے لئے آتے ہیں یہ سب لوگ ان لوگوں میں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں پر آگ حرام کی گئی ہے۔

پھر ایک صحابی حضرت ابوعقیل بن عبداللہ انصاری تھے۔ عبداللہ بن ثعلبہ ان کے والد کا نام تھا۔ ان کی وفات 12 ہجری میں جنگ یمامہ میں ہوئی۔ ان کا نام عبدالرحمن اِراشی بن عبداللہ تھا۔ ان کا پرانا نام عبدالعُزّٰی تھا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام عبدالرحمٰن رکھا۔ آپ کا تعلق قبیلہ بَلِیّ کی ایک شاخ بنواُنَیف سے تھا اور آپ انصار کے خاندان بنوجُحْجَبا بن کُلفہ کے حلیف تھے۔ آپ کی کنیت ابوعقیل ہے اور آپ اسی سے مشہور ہیں۔ غزوہ بدر، اُحد، خندق غرض تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ جنگ یمامہ میں بارہ ہجری میں حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت میں شہید ہوئے۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 248 تا 249، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء) ان کے قبولیت اسلام کا واقعہ یوں بیان ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو ایک دن ایک نوجوان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ قبول ایمان کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا اور بتوں سے سخت نفرت کا اظہار کیا۔ اس موقع پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ عبدالعُزّٰی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ آج سے تمہارا نام عبدالرحمن ہے۔ انہوں نے ارشاد نبوی کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا اور سب لوگوں سے کہہ دیا کہ میں اب عبدالعُزّٰی نہیں بلکہ عبدالرحمن ہوں۔ آپ کے اجداد میں ایک شخص اِراشہ بن عامر تھا اس کی نسبت سے انہیں اِراشی بھی کہا جاتا ہے۔ (آسمان ہدایت کے ستر ستارے از طالب ہاشمی، صفحہ 491 تا 492، مطبوعہ البدر پبلی کیشنز اردو بازار لاہور) آپ ان صحابہ کرام میں سے تھے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ کرنے کا حکم فرماتے تو ساری رات یہ کام کرتے اور جو کچھ ملتا وہ صدقہ کر دیتے۔ چنانچہ بخاری میں آپ کے متعلق آتا ہے کہ حضرت ابومسعود بیان کرتے ہیں کہ جب ہمیں صدقہ کا حکم ہوا تو ہم اس وقت مزدوری پر بوجھ اٹھایا کرتے تھے۔ حضرت ابوعقیل آدھا صاع کھجور مزدوری کے پیسوں میں سے لے کر آئے۔ ایک اور شخص ان سے زیادہ لایا تو اس پر منافق کہنے لگے کہ اللہ تو اس شخص کے صدقے سے بے نیاز ہے اور اس دوسرے شخص نے جو صدقہ کیا وہ محض دکھاوے کیلئے ہے۔ تب یہ آیت نازل ہوئی۔ اَلَّذِیۡنَ یَلۡمِزُوۡنَ الۡمُطَّوِّعِیۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَالَّذِیۡنَ لَا یَجِدُوۡنَ اِلَّا جُہۡدَہُمۡ فَیَسۡخَرُوۡنَ مِنۡہُمۡ ؕ سَخِرَ اللّٰہُ مِنۡہُمۡ ۫ وَلَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ۔ (التوبۃ: 79) یہ منافق ہیں جو مومنوں میں سے خوشی سے بڑھ بڑھ کر صدقے دینے والوں پر طنز کرتے ہیں اور ان پر بھی جو سوائے اپنی محنت کی کمائی کے کوئی طاقت نہیں رکھتے۔ سو باوجود اس قربانی کے منافق ان پر ہنسی کرتے ہیں اور اللہ ان میں سے اشد مخالفوں کو ہنسی کی سزا دے گا اور ان کو دردناک عذاب پہنچے گا۔ (صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب الذین یلمزون المطوعین......الخ، جلد 10، صفحہ 371، حدیث 4668، شائع کردہ نظارت اشاعت ربوہ)

اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ان کے عجیب عجیب نظارے ہیں۔ کس طرح یہ کوشش کرتے تھے اور ان لوگوں کے انہی نمونوں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے بعد میں آنے والوں کو بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی۔

اس واقعہ کی تفصیل علامہ ابن حجر عسقلانی یوں بیان فرماتے ہیں کہ انہیں صاحب الصاع بھی کہتے ہیں یعنی حضرت ابوعقیل کو صاحب الصاع بھی کہا جاتا ہے۔ واقعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اپنا آدھا مال لے کر آئے۔ انصار کے غریب مسلمانوں میں سے ایک شخص ابوعقیل آگے بڑھے اور کہنے لگے یا رسول اللہ میں کھجور کے دو صاع کے عوض رات بھر کنوئیں سے ڈول کھینچتا رہا اور ایک صاع میں نے اپنے گھر والوں کے لئے رکھ دیا ہے اور دوسرا صاع یہ ہے۔ بعض روایتوں میں ایک صاع میں سے نصف صاع دینے کا ذکر ہے۔ یعنی آدھا میں نے گھر رکھ لیا اور آدھا لے کر آیا ہوں۔ تو منافقوں نے کہا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوعقیل کے صاع سے غنی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اَلَّذِیۡنَ یَلۡمِزُوۡنَ الۡمُطَّوِّعِیۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ فِی الصَّدَقٰتِ وَالَّذِیۡنَ لَا یَجِدُوۡنَ اِلَّا جُہۡدَہُمۡ (الاصابہ فی تمیز الصحابہ، جلد 7، صفحہ 233، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2005ء) یعنی یہ منافق ہیں جو مومنوں میں سے خوشی سے بڑھ بڑھ کر صدقہ دینے والوں پر طنز کرتے ہیں اور ان پر بھی جو کہ سوائے اپنی محنت کی کمائی کے کوئی طاقت نہیں رکھتے۔ آپ ہی وہ انصاری صحابی تھے جنہوں نے مسیلمہ کذاب پر آخری وار کیا تھا۔ چنانچہ ابن سعد بیان کرتے ہیں کہ جنگ یمامہ کے دن مسلمانوں میں سب سے پہلے حضرت ابوعقیل اُنَیفی زخمی ہوئے۔ ان کو کندھوں اور دل کے درمیان تیر لگا تھا جو لگ کر ٹیڑھا ہو گیا تھا جس سے وہ شہید نہ ہوئے۔ پھر وہ تیر نکالا گیا۔ ان کی بائیں جانب اس تیر کے لگنے کی وجہ سے کمزوری ہو گئی تھی۔ یہ شروع دن کی بات ہے۔ پھر انہیں اٹھا کر ان کے خیمہ میں لایا گیا۔ جب لڑائی گھمسان کی ہونے لگی اور مسلمانوں کو شکست ہوئی یہاں تک کہ مسلمان پیچھے ہٹتے ہٹتے اپنی قیام گاہوں سے بھی پیچھے چلے گئے۔ اس وقت حضرت ابوعقیل زخمی تھے۔ انہوں نے حضرت مَعْن بن عدی کی آواز سنی وہ انصار کو بلند آواز سے لڑنے کے لئے ابھار رہے تھے کہ اللہ پر بھروسہ کرو۔ اللہ پر بھروسہ کرو اور اپنے دشمن پر دوبارہ حملہ کرو۔ اور حضرت معن لوگوں کے آگے آگے تیزی سے چل رہے تھے۔ یہ اس وقت کی بات ہے جبکہ انصار کہہ رہے تھے کہ ہم انصار کو دوسروں سے الگ کر دو۔ ہم انصار کو دوسروں سے الگ کر دو۔ چنانچہ ایک ایک کر کے انصار ایک طرف جمع ہو گئے اور مقصد یہ تھا کہ یہ لوگ جم کر لڑیں گے اور بہادری سے آگے بڑھیں گے اور دشمن پر حملہ کریں گے اس سے تمام مسلمانوں کے قدم جم جائیں گے اور حوصلے بڑھ جائیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ پھر حضرت ابوعقیل انصار کے پاس جانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ زخمی حالت میں تھے، بہت کمزوری تھی لیکن کھڑے ہو گئے۔ میں نے کہا کہ اے ابوعقیل آپ کیا چاہتے ہیں آپ میں لڑنے کی طاقت تو ہے نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس منادی نے میرا نام لے کر آواز لگائی ہے۔ میں نے کہا کہ وہ تو انصار کو بلا رہا ہے نہ کہ زخمیوں کو۔ وہ تو ان لوگوں کو بلا رہا ہے جو لڑنے کے قابل ہوں۔ حضرت ابوعقیل نے کہا کہ انہوں نے انصار کو بلایا ہے اور میں چاہے زخمی ہوں لیکن میں بھی انصار میں سے ہوں اس لئے میں ان کی پکار پر ضرور جاؤں گا چاہے مجھے گھٹنوں کے بل جانا پڑے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعقیل نے اپنی کمر باندھی اور اپنے دائیں ہاتھ میں ننگی تلوار لی اور پھر یہ اعلان کرنے لگے کہ اے انصار جنگ حنین کی طرح دشمن پر دوبارہ حملہ کرو۔ چنانچہ انصار جمع ہو گئے۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔ اور مسلمان بڑی بہادری کے ساتھ دشمن کی طرف بڑھے یہاں تک کہ دشمن کو میدان جنگ چھوڑ کر باغ میں گھس جانے پر مجبور کر دیا۔ مسلمان اور دشمن ایک دوسرے میں گھس گئے اور ہمارے درمیان اور ان کے درمیان تلواریں چلنے لگیں۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعقیل کو دیکھا ان کا زخمی ہاتھ کندھے سے کٹ کر زمین پر گرا ہوا تھا اور ان کے جسم پر چودہ زخم تھے جن میں سے ہر زخم جان لیوا تھا اور اللہ کا دشمن مسیلمہ قتل ہو گیا تھا وہ بھی ساتھ ہی پڑا تھا۔ حضرت ابوعقیل زمین پر زخمی پڑے ہوئے تھے اور ان کے آخری سانس تھے۔ میں نے جھک کر ان سے کہا اے ابوعقیل! انہوں نے کہا لبّیک حاضر ہوں اور لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے پوچھا کہ فتح کس کو ہوئی ہے؟ میں نے کہا آپ کو خوشخبری ہو کہ مسلمانوں کو فتح ہوئی ہے اور میں نے بلند آواز سے کہا کہ اللہ کا دشمن مسیلمہ کذاب قتل ہو چکا ہے۔ اس پر انہوں نے اللہ کی حمد بیان کرتے ہوئے آسمان کی طرف انگلی اٹھائی اور انتقال فرما گئے۔ اللہ ان پر رحم فرمائے۔ حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ مدینہ واپس آنے کے بعد میں نے حضرت عمر کو ان کی ساری کارگزاری سنائی تو حضرت عمر نے فرمایا اللہ ان پر رحم فرمائے وہ ہمیشہ شہادت مانگا کرتے تھے اور جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بہترین صحابہ میں سے تھے اور شروع میں اسلام لائے تھے۔ یہ حضرت عمر کے الفاظ ہیں۔ (الطبقات الکبریٰ، جلد 3، صفحہ 249، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996ء)، (حیاۃ الصحابہ از محمد یوسف کاندھلوی، جلد اوّل، صفحہ 801 تا 803، مطبوعہ مکتبۃ العلم لاہور) اللہ تعالیٰ تمام صحابہ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔

نماز کے بعد میں دو جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔ پہلا جنازہ محترم مولانا عبدالعزیز صادق صاحب مربی سلسلہ بنگلہ دیش کا ہے۔ 26/جولائی 2018ء کو ان کی وفات ہوئی تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ چوتھی جماعت کی تعلیم کے دوران حصول تعلیم کے لئے یہ قادیان چلے گئے جہاں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت میں ان کو پرورش پانے کا موقع ملا۔ تقسیم ہند کے بعد بیرونی طلباء کو اپنے اپنے ملک میں واپس جانے کا ارشاد ہوا تو وہ بنگال واپس آ گئے۔ لیکن مرکز واپسی کے لئے بیقرار رہتے تھے۔ پُرخطر حالات میں وہ کلکتہ سے دہلی کے لئے روانہ ہوئے۔ دوران سفر ہندو اور سکھ حیران تھے کہ ایک مسلمان نوجوان اس قسم کے حالات میں ٹرین میں کس طرح اکیلے بے خطر سفر کر رہا ہے۔ بہرحال دہلی پہنچنے کے بعد وہاں کی جماعت نے ان کو ایک فلائٹ میں لاہور بھیجنے کا انتظام کر دیا۔ اس وقت مغربی اور مشرقی پاکستان ایک ہوتے تھے اور وہ بخیریت ربوہ پہنچ گئے۔ جامعہ کی چھ سال کی تعلیم انہوں نے وہاں حاصل کی اور اس کے بعد انہوں نے جامعۃ المبشرین کا مزید تین سال کا

کلامُ الامام

”گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے
اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے“
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد باری تعالیٰ

وَاسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ (سورۃ البقرۃ: 46)
اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم۔ ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

کورس مکمل کیا۔شاہد کی ڈگری حاصل کی اور پھر اس کے بعد پنجاب یونیورسٹی اور پشاور یونیورسٹی سے مولوی فاضل کی ڈگری بھی حاصل کی۔اس کے بعد پاکستان میں ہی فیصل آباد کی جماعت سمندری میں ان کی تقرری ہوئی۔ 63ء۔64ء میں ان کا تبادلہ مشرقی بنگال میں ہو گیا جہاں مختلف جماعتوں میں انہوں نے کام کیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے بنگلہ ترجمہ کے لئے ایک بورڈ تشکیل دیا تو محترم قاضی محمد نذیر صاحب کی سفارش پر مولانا عبدالعزیز کا نام بھی اس میں شامل کیا۔اس میں مظفر الدین بنگالی صاحب اور مولوی محمد امیر بنگالی صاحب بھی ان کے ساتھ کام کرتے تھے اور اس کام کے لئے،ترجمہ کے لئے ربوہ میں مقیم رہے اور اس کے بعد محمد امیر صاحب کی ڈھاکہ منتقلی اور چوہدری مظفر الدین کے انتقال کے بعد اس کام کے لئے 1979ء میں انہیں ڈھاکہ بھیج دیا گیا۔مولوی محمد صاحب کی رحلت کے بعد آپ اکیلے یہ کام کرتے رہے اور بالآخر صد سالہ جوبلی کے سال بنگلہ ترجمہ قرآن کی چھپوائی مکمل ہوئی۔ملک کے طول وعرض میں مختلف جگہوں پر مربی اور مبلغ کے طور پر انہوں نے کام کیا۔تعلیم وتربیت کے کام اور تبلیغی کام کئے۔متعدد مرتبہ مخالفین کی طرف سے جسمانی زدوکوب کا بھی شکار ہوئے۔اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی انہیں حاصل رہا۔1992ء میں جب بخشی بازار ڈھاکہ جو جماعتی مرکز ہے اس پر دشمن نے حملہ کیا تو اس دوران بڑی جرأت کے ساتھ اکیلے لڑتے رہے اور اس کے نتیجہ میں ان کے سر سمیت تمام جسم پر بہت سے زخم آئے۔

پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے اور متعدد پوتے اور پوتیاں نواسے نواسیاں ہیں۔ان کی تین بیٹیاں بنگلہ دیش میں مقیم ہیں۔بیٹوں میں سے ایک امریکہ میں ہیں اور چھوٹے بیٹے حبیب اللہ صادق صاحب یُوکے میں مقیم ہیں اور ایم ٹی اے کے شعبہ نیوز میں کام کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ محمد ظفر اللہ صاحب شہید ابن مکرم بشارت احمد صاحب سید والا ننکانہ کا ہے۔29؍اگست کو ضلع ننکانہ میں مغرب کے وقت ان کی دکان پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور ان کی فائرنگ سے یہ شہید ہو گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

تفصیلات کے مطابق چھ ڈاکو بڑی تعداد میں جدید اسلحے سے لیس ان کی دکان پر موٹر سائیکلوں پر آئے۔ان کی سونے کی جیولری کی دکان تھی اس میں داخل ہوئے۔دکان کو لُوٹا اور لوٹ مار کرنے کے بعد باہر شدید فائرنگ کرتے رہے۔اس کی وجہ سے باہر بھی ایک راہ گیر جاں بحق ہو گیا۔جب یہ لوگ مال لُوٹ کر واپس جا رہے تھے اس وقت انہوں نے ظفر اللہ صاحب پر فائرنگ کر دی۔تین گولیاں چلائیں جس کی وجہ سے وہ موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔ظفر اللہ صاحب کی دکان پر ان کے علاوہ اور بھی لوگ موجود تھے لیکن انہوں نے صرف ظفر اللہ صاحب کو ہی ٹارگٹ کیا کہ یہ ایک احمدی ہے اس لئے ٹارگٹ کر لو،کوئی فرق نہیں پڑتا،دوہرا ثواب ملے گا۔مرحوم نہایت خوش اخلاق،ملنسار اور مہمان نواز تھے۔یہی وجہ تھی کہ ان کی وفات پر کثیر تعداد میں لوگ تعزیت کے لئے آئے اور بڑی تعداد غیر از جماعت کی بھی تھی۔موصوف خلافت سے والہانہ محبت کرنے والے تھے۔ہر تحریک پر لبیک کہنے والے۔نماز باجماعت کے پابند۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔مرحوم بہادر اور نڈر انسان تھے۔اس وقت سیکرٹری تعلیم سیّد والہ کے طور پر خدمت بجا لا رہے تھے۔ظفر اللہ صاحب کی عمر تیس سال تھی۔اڑھائی سال قبل مرحوم کی شادی ہوئی تھی۔ان کا ایک بیٹا عزیزم محمد طلحہ ڈیڑھ سال کا ہے۔مرحوم نے لواحقین میں اہلیہ،بیٹا اور والدین کے علاوہ ایک بھائی اور پانچ بہنیں سوگوار چھوڑے ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ان سب لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

تحریک جدید کے سال نو کا بابرکت اعلان

یہ امر باعث مسرت ہے کہ سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جاری فرمودہ انقلابی تحریک ’’تحریک جدید‘‘ 31؍اکتوبر کو شاہراہ غلبہ اسلام پر اپنے کامیاب و بامراد سفر زندگی کے 84 سال مکمل کرکے یکم نومبر سے 85ویں سال میں قدم رکھ چکی ہے جس کا بابرکت اعلان سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9؍نومبر 2018ء کو مسجد بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمودہ بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں فرما چکے ہیں۔ہندوستان کے معاشی حالات غیر تسلی بخش ہونے اور صوبہ کیرالہ میں آنے والے خوفناک سیلاب کے باوجود مخلصین جماعت احمدیہ بھارت نے سال گزشتہ میں بھی اپنی شاندار روایات کو برقرار رکھتے ہوئے پیارے آقا کی مرحمت فرمودہ ٹارگیٹ کے بالمقابل زائد وصولی پیش کرنے کی توفیق پائی۔سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیش کردہ عالمی موازنہ میں جماعت احمدیہ بھارت کو 5ویں پوزیشن برقرار رکھنے کی توفیق ملی ہے۔الحمد للہ۔

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جانب سے سال نو کیلئے عطا ہونے والا نیا ٹارگیٹ تحریک جدید ہر مجاہد سے اپنے سال گزشتہ کے وعدہ میں کم از کم 10% اضافہ کئے جانے کا متقاضی ہے۔مخلصین جماعت احمدیہ بھارت نے جس مومنانہ روح مسابقت کے ساتھ گزشتہ سال میں پیارے آقا کے مرحمت فرمودہ ٹارگیٹ کو دل وجان کے ساتھ بڑھ چڑھ کر پورا کرنے کی توفیق پائی ہے،اُمید واثق ہے کہ امسال بھی اپنی شاندار جماعتی روایات کو قائم رکھتے ہوئے اسی والہانہ جذبہ خلوص وایثار کے ساتھ دربار خلافت سے ملنے والے نئے ٹارگیٹ کو بھی حسب سابق حضور انور کی توقعات سے کہیں بڑھ کر پورا کرنے کی بھرپور کوشش کرینگے۔اللہ تعالیٰ تمام مخلصین جماعت کو اس کی بیش از بیش توفیق وسعادت سے نوازے اور انہیں فلاح دارین کا وارث بنائے۔آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید قادیان)

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ قادیان 2018ء کو اب مختصر ایّام باقی رہ گئے ہیں اس سلسلہ میں جو مہمانان کرام قادیان تشریف لاتے ہیں وہ سب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں۔جن کی مناسب تواضع کا انتظام مرکز نے کرنا ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ساری جماعت اس ثواب میں شریک ہو۔

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات میں شمار ہوتا ہے لیکن باقاعدہ چندہ ادا کرنے والوں سے بھی بسا اوقات یہ چندہ ادا کرنے سے رہ جاتا ہے۔لہٰذا جنہوں نے ابھی تک سال رواں کا چندہ جلسہ سالانہ ادا نہیں کیا ہے وہ جلد از جلد مقامی جماعت کے سیکرٹری مال کو اس کی ادائیگی کر دیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسکی توفیق دے اور افراد جماعت کے اموال میں برکت دے۔آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’ہر وہ کام جو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔‘‘ (الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم،حیدرآباد

سٹڈی ابراڈ

10 Years Quality Service 2003-2013

Study Abroad

All Services free of Cost

Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.

About Us

Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements

• NAFSA Member Association . USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

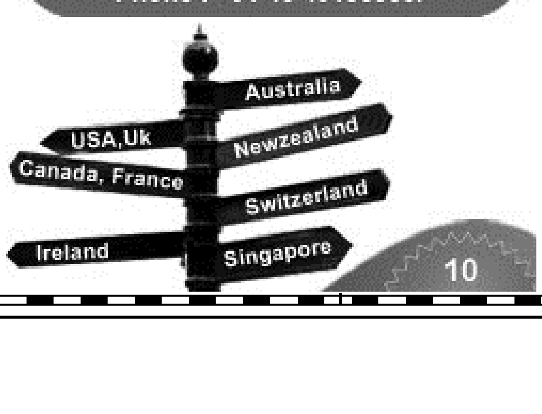

Study Abroad

10 Offices Across India

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں

CMD: Naved Saigal

Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ بلجیم (ستمبر 2018)

● جماعت احمدیہ یکجہتی اور ایک دوسرے کیلئے احترام کی ایک مثال ہے

● آپ کے ماٹو محبت سب کیلئے ،نفرت کسی سے نہیں کی بدولت مَیں نے جان لیا کہ اسلام پُر امن مذہب ہے

● میرے لئے خلیفہ کے ساتھ ملاقات ایک fascinating تجربہ تھا، ایسا لگ رہا تھا جیسے حقیقت میں Jesus کے سامنے بیٹھا ہوں، جیسے بچپن میں Jesus کا تصور تھا اس کو جماعت کے خلیفہ سے مل کر حقیقت میں محسوس کیا

جلسہ سالانہ بیلجیم میں شامل ہونے والے مہمانان کرام کے تاثرات

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

16 ستمبر 2018 (بروز اتوار)

بقیہ رپورٹ

جماعت بلجیم اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر میدان میں آگے بڑھنے کی توفیق پا رہی ہے اور ترقیات کی نئی منازل طے کرتے ہوئے کامیابیوں کے نئے میدانوں میں داخل ہو رہی ہے۔ جلسہ سالانہ بلجیم میں مختلف حکومتی مہمان شامل ہوئے۔ ان میں سے بعض مہمانوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

☆ممبر آف فلیمش پارلیمنٹ اور Desel کے میئر Chris van Dijck نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: احمدیہ مسلم جماعت کے وفد کئی سالوں سے مجھ سے آکر ملاقات کرتے ہیں۔ ہم ہمیشہ انسانیت، مذہب کی جگہ اور مذہب اور اسلام کے بارے میں دلچسپ خیالات کا تبادلہ کرتے ہیں۔ امسال بھی مجھے موقع ملا کہ مَیں 15 ستمبر کو آپ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کرسکوں اور آپ کے خلیفہ کے ساتھ میری ملاقات بھی ہوئی۔ جب مَیں آپ کے جلسہ سالانہ پر پہنچا تو اس وقت آپ کے دوسرے دن کا اجلاس ختم ہو رہا تھا جس میں 3000ر افراد سے زائد نے شرکت کی تھی۔ مجھے اور میری کولیگ کو جلسہ سالانہ کے انتظامات کا مختصر مگر دلچسپ دورہ کروایا گیا۔ آپ کے مذہب سے مزید تعارف کروایا گیا اور بتلایا گیا کہ کس طرح جلسہ کا انتظام کیا جاتا ہے۔ حفاظتی انتظامات بھی دیکھے، قرآن کریم کے مختلف تراجم بھی دیکھے، اس کاوش کو بھی دیکھا جو جماعت احمدیہ معاشرے کی بھلائی کے لئے کرتی ہے نہ صرف ادھر مگر مختلف غریب ممالک میں بھی محروم لوگوں کے حالاتِ زندگی کو بہتر کرنے کے لئے ہزاروں رضا کار خدمت کرتے ہیں۔ خلیفہ، جو لندن میں رہائش پذیر ہیں ان کے ساتھ ملاقات بہت متاثر کن رہی۔ اس میٹنگ میں میرے ساتھ سابقہ میئر دلبیک، میئر مولین بیک اور اُکّل اور دیگر احباب بھی موجود تھے۔ اس میٹنگ میں وفاداری، آزادی، انصاف پسندی اور ہر قسم کے تشدد کو ردّ کرنے کی جانب زور دیا گیا۔ خلیفہ نے اس بات کو بہت اہمیت دی کہ جس ملک میں رہا جائے اس سے وفاداری اور اسکے قانون کی پاسداری نہایت اہم امر ہے۔ جماعت احمدیہ یکجہتی اور ایک دوسرے کیلئے احترام کی ایک مثال ہے۔ وہ نہ صرف زبانی بلکہ عملاً بھی اس کا اظہار کرتی ہے۔

☆بلجیم کے جلسہ میں برسلز کے پولیس کمشنر Christiane De Konick صاحب شامل ہوئے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: یہ میرے لئے بہت اعزاز کی بات ہے کہ مَیں یہاں موجود ہوں۔ مَیں پہلے آپ کی جماعت کو نہیں جانتا تھا لیکن یہ میرے پڑوسی جو کہ خود بھی احمدی ہیں انہوں نے مجھے جماعت کا تعارف کروایا۔ یہاں آکر مجھے بہت اچھا لگا کیونکہ مَیں برسلز میں ہونے والے حملوں کیوجہ سے اسلام سے بہت بیزار ہو چکا تھا۔ یہ بات میری سمجھ سے بالا ہے کہ لوگ مذہب کے نام پر کسی کو کیسے قتل کر سکتے ہیں؟ اس وجہ سے مَیں اسلام سے بہت بیزار تھا۔ لیکن آپ کی جماعت اور آپ کے ماٹو محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں کی بدولت مَیں نے جان لیا کہ اسلام پُرامن مذہب ہے اور برسلز میں ہونے والے حملوں کا ذمہ دار اسلام کو نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ اس کے ذمہ دار تو چند شدت پسند لوگ ہیں۔ مَیں ایسا شخص نہیں ہوں کہ تمام مسلمانوں کو برا کہوں۔ مجھے اچھے اور برے میں تمیز معلوم ہے۔ جب مَیں نے یہاں آپ کے جلسہ میں شرکت کی تو مجھے ایک مختلف اسلام دیکھنے کو ملا۔ ایک ایسا اسلام جو امن پسند ہے اس سے مجھے بہت اطمینان حاصل ہوا۔

☆ممبر آف ڈچ پارلیمنٹ اور Kasterlee شہر کے میئر Ward Kennes بھی بلجیم کے جلسہ میں شامل ہوئے انہوں نے کہا: مجھے اس بات کی بہت خوشی ہوئی ہے کہ مَیں ایک مرتبہ پھر آپ کے ساتھ موجود ہوں اور مجھے ایک اور جلسہ سالانہ پر شرکت کرنے کا موقع مل رہا ہے۔ مجھے مختلف اوقات پر خلیفہ کو ملنے کی بھی توفیق ملی اور خطبات بھی سنے ہیں۔ مجھے یہ بات پسند ہے کہ آپ کے خلیفہ انفرادی، فیملی اور دنیا کے امن کیلئے نصائح فرماتے ہیں۔ یہ چیز مجھے بہت ہمت دیتی ہے۔ مجھے خلیفہ کو ملنے کی توفیق ملی جب مَیں اپنی فیملی کے ساتھ یوکے جلسہ سالانہ پر گیا تھا۔ اور آج بھی مجھے جلسہ کے موقع پر جب خلیفہ سے ملاقات کرنے کا موقع ملا تو مَیں نے ان کا بلجیم تشریف لانے پر شکریہ ادا کیا کہ آپ اپنی جماعت کے لوگوں کو امن کی تعلیم دے رہے ہیں۔ مَیں جب بھی آتا ہوں تو حیران ہوتا ہوں کہ انتظامات بہت اچھے ہوتے ہیں۔ سکیورٹی، کھانا، استقبال اور مہمان نوازی ہر چیز کا نہایت عمدہ طور پر انتظام کیا جاتا ہے اور یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ ایک کثیر تعداد جماعت کی اس میں رضا کارانہ طور پر خدمت کرتی ہے۔ میرے شہر میں اتنے احمدی افراد تو نہیں ہیں لیکن میرے ریجن میں کافی احمدی آباد ہیں اور میرا ان کے ساتھ رابطہ رہتا ہے۔ ہم احمدیوں کے ساتھ مل کر چیریٹی واکس کا بھی انعقاد کرتے ہیں۔

☆بلجیم کے شہر ٹرن ہاؤٹ کے سابق میئر اور موجودہ کونسلر Francis Stijnen صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میری جماعت احمدیہ کے لوگوں سے پہلی ملاقات ’ٹرن ہاؤٹ‘ میں ہوئی تھی اور اس وقت سے ہی جماعت سے مسلسل رابطہ ہے۔ اسکے ذریعہ سے آپ کی جماعت کے بارے میں تعارف ہوا اور آپ کی تعلیمات کے بارے میں معلوم ہوا۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ بلجیم میں اکثر احباب کیتھولک ہیں اور ہمارے ملک میں آہستہ آہستہ مزید مسلمان افراد بلجیم آرہے ہیں۔ اس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہمیں معلوم ہو کہ جو مسلمان لوگ ہیں ان کا اصل مذہب کیا ہے تاکہ ان کے ساتھ مل کر رہا جاسکے۔ یہ پہلی مرتبہ نہیں کہ مَیں آپ کے جلسہ سالانہ میں شرکت کر رہا ہوں، مَیں نے اس سے قبل جلسہ سالانہ یوکے میں بھی شرکت کی تھی اور Antwerpen اور مختلف شہروں میں آپکی جماعت کے پروگراموں میں شرکت کی ہے۔ مجھے اس بات کی خوشی ہوتی ہے کہ آپ کی جماعت امن کی تعلیم دیتی ہے اور اس طرح کے جلسہ سالانہ پر سب احباب اکٹھے ہوتے ہیں اور مل کر امن کی جانب قدم بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ امن کا پیغام چاہے چھوٹے پیمانہ پر ہو یا بڑے پیمانے پر، نہایت ضروری ہوتا ہے۔ مَیں نے آپ کے خلیفہ کی یورپین اسمبلی والی تقریر سنی ہے جس میں آپ کے امام امن کی تعلیم دیتے ہیں۔ جب ہم امن کی تعلیم کو پھیلائیں گے تب ہی ہم اکٹھے مل کر رہ سکیں گے۔ یہ بات ایک معاشرے کیلئے بہت ضروری ہے اور آپ کی جماعت کے خلیفہ بھی اور آپ کی جماعت کے ممبران بھی امن کی تعلیم کو پھیلاتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔

☆احمدیوں کے اسائلم کیسز کو دیکھنے والے دو وکلاء مسٹر رابرٹ اور مس کیٹرین بھی بلجیم کے جلسہ میں شامل ہوئے۔ ان کا کہنا ہے: ’’ہمارا کسی عقیدہ یا مذہب سے تعلق نہیں اور پچھلی دفعہ جماعت کے پیس سمپوزیم میں شرکت کا موقع ملا تھا۔ لیکن اس مرتبہ ہم آدھے گھنٹے کیلئے جلسہ دیکھنے آئے تھے لیکن وہاں پُرامن ماحول دیکھ کر اور لوگوں کی محبت دیکھ کر دل بہت خوش ہوا اور پہلی دفعہ اتنی بڑی تعداد میں کسی مسلم کمیونٹی کے پروگرام میں شرکت کا موقع ملا اور ہم کو چار گھنٹے گزرنے کا بھی پتہ نہیں چلا۔ ان کا کہنا تھا: جب جماعت کے خلیفہ شام کے وقت نماز کیلئے آئے تو ہر ایک شخص خوش تھا اور ان کو دیکھنے کے لئے سب بے تاب تھے۔ اس طرح ہم نے بھی ان کو دُور سے دیکھا کہ ایک پرکشش شخص سٹیج پر آیا۔ ہر شخص اپنے خلیفہ سے محبت کا اظہار کر رہا تھا۔

☆اسی طرح Uccle مسجد کے آرکیٹیکٹ Mr Philip Lammen کو اپنی اہلیہ کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت ملی۔ انکا کہنا تھا کہ: میرے لئے خلیفہ کے ساتھ ملاقات ایک fascinating تجربہ تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے حقیقت میں Jesus کے سامنے بیٹھا ہوں۔ مزید کہنے لگے کہ: جیسے بچپن میں Jesus کا تصور تھا اس کو جماعت کے خلیفہ سے مل کر حقیقت میں محسوس کیا۔

امسال جلسہ سالانہ بلجیم کی جو کوریج میڈیا میں ہوئی ہے اس سے قبل کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ سالانہ بلجیم کی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ بڑے وسیع پیمانہ پر کوریج ہوئی۔ جلسہ سالانہ بلجیم کے حوالہ سے وہاں بلجین ٹی وی چینل اور تین اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں جن کے ذریعہ 2 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ اس کے علاوہ سوشل میڈیا پر یوٹیوب، فیس بک، انسٹا گرام اور ٹویٹر کے ذریعہ بھی ہزاروں لوگوں تک پیغام پہنچا۔

بلجیم کے نیشنل ٹی وی ’’رِنگ ٹی وی‘‘ جو کہ

فلیمش زبان کا ہے، اس نے بھی جلسہ کی مناسبت سے خبر دی۔ اندازے کے مطابق اس خبر کے ذریعہ 12 لاکھ احباب تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ اس میں کہا گیا کہ ''احمدیہ مسلم جماعت بلجیم کے جلسہ سالانہ پر بہت بڑی تعداد میں لوگوں نے حصہ لیا۔'' اس ہفتہ احمدیہ مسلم جماعت بلجیم نے اپنا 25 واں جلسہ سالانہ Brussels Kart Expo, Groot Bijgaarden منعقد کیا۔ جماعت احمدیہ اسلام کی ایک شاخ ہے اور یہ جماعت دنیا کے 200 سے زائد ممالک میں قائم ہے، اور ہر قسم کی دہشت گردی کو مسترد کرتی ہے۔ اس جلسہ میں ان کے روحانی امام (حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے بھی شرکت کی۔ رنگ ٹی وی اس پروگرام کی کوریج کے لئے گیا۔ احمدیہ مسلم جماعت بلجیم کا مین سینٹر بیت السلام ہے جو کہ Brusselsstraat دلبیک میں قائم ہے۔ پوری دنیا سے ہزاروں لوگ اپنے جلسہ سالانہ کے لئے Brussels Kart Expo, Groot Bijgaarden میں جمع ہوئے، جہاں ان کے روحانی امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب بھی شامل ہوئے۔

یہ جلسہ پوری دنیا میں کئی ملین لوگوں کے ذریعہ دیکھا جا رہا ہے، نماز کے بعد مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں، مثلاً شراب نوشی اور نشے اور انٹرنیٹ کے بداثرات۔

احمدیہ مسلم جماعت اپنے اسلامی عقائد اور انٹی گریشن کے کاموں کی وجہ سے جانی جاتی ہے، اور ہمارے خلیفہ کہتے ہیں انٹی گریشن کے بغیر یہاں کوئی مستقبل نہیں ہے۔

ابھی یہاں ان طلباء کو جنہوں نے مختلف فیلڈس میں نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے انہیں سرٹیفکیٹ دیئے گئے ہیں، تا ہمارے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی ہو، تاکہ یہ اچھی پڑھائی کر کے معاشرے میں اچھا کردار ادا کر سکیں۔

بلجیم کے ایک نیشنل اخبار De Standaard نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ جلسہ کی خبر شائع کی۔ یہ اخبار فلیمش زبان میں شائع ہوتا ہے اور اس کی روزانہ سرکولیشن ایک لاکھ بارہ ہزار ہے۔ اندازے کے مطابق اس اخبار کے قارئین کی تعداد ساڑھے چار لاکھ سے زائد ہے۔ اخبار نے لکھا کہ ہندو پاک کی ایک مذہبی جماعت اگلے سال اس ملک کی پہلی مسجد کا افتتاح کرے گی۔ جماعت احمدیہ مسلمہ اپنا مرکز Uccle منتقل کر رہی ہے۔

احمدیہ مسلم جماعت اگلے سال کے شروع میں ہمارے ملک میں اپنی پہلی باقاعدہ مسجد کا افتتاح کرے گی۔ عمارت تقریباً تیار ہے۔ اب تک بلجیم میں مختلف عبادت گاہیں موجود تھیں لیکن ایک باقاعدہ مسجد کی کمی تھی۔ فی الحال دلبیک میں ان کا مرکز موجود ہے لیکن پلان کے مطابق اس جگہ کی وسعت یا ایک مسجد کو تعمیر کرنا ہے جہاں زیادہ احمدی احباب جمع ہو سکیں لیکن ماضی میں اس طرح کے پلان کی مخالفت ہوتی آئی ہے۔

چنانچہ احمدی مسلمانوں کو ایک دوسری جگہ Uccle میں ملی۔ حالانکہ یہ بھی آسانی سے نہیں ملی۔ جب اس مسجد کے پلان پر کام شروع ہوا تب مقامی لوگوں کی طرف سے مخالفت ہوئی لیکن احمدیوں کو کامیابی ہوئی۔

جماعت احمدیہ کے اکثر افراد یہ امید کرتے ہیں کہ انکے خلیفہ مرزا مسرور احمد مسجد کے افتتاح کیلئے ہمارے ملک دوبارہ تشریف لائیں گے۔

بلجیم کے ایک دوسرے نیشنل اخبار Het Nieuwsblad نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ ملک میں پہلی احمدی مسجد کا اگلے سال افتتاح کی ہیڈنگ کے تحت خبر دی۔ یہ اخبار بھی فلیمش ہے اور اس کی روزانہ کی سرکولیشن 2 لاکھ 65 ہزار بتائی جاتی ہے جبکہ اس اخبار کے قارئین کی تعداد ایک ملین سے زائد بتائی جاتی ہے۔ اس اخبار نے لکھا کہ: امن پسند جماعت مسلمہ مرکز دلبیک سے Uccle منتقل کر رہی ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت اگلے سال کے شروع میں ہمارے ملک میں اپنی پہلی باقاعدہ مسجد کا افتتاح کرے گی۔ عمارت تقریباً تیار ہے۔ جماعت احمدیہ کے اکثر یہ افراد یہ امید کرتے ہیں کہ انکے خلیفہ مرزا مسرور احمد مسجد کے افتتاح کیلئے ہمارے ملک دوبارہ تشریف لائیں گے۔

اس اخبار نے بھی وہی خبر دی جو اخبار De Standaard نے دی تھی۔ تاہم اس اخبار نے آخر میں لکھا کہ پولیس کے ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسلمانوں کی جماعت جس کو سو سے زیادہ سال قبل ہندوستان میں حضرت مرزا غلام احمد نے بنیاد رکھی، ہمارے ملک میں انہوں نے کبھی کوئی مسائل نہیں کئے۔

Bruzz Magazine میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ: Love for All Hatred for None کا پرچار کرنے والی احمدیہ مسلم جماعت بلجیم نے اپنا 25 واں جلسہ سالانہ منعقد کیا۔ اس جماعت کے زیادہ لوگوں کا تعلق پاکستان سے ہے اور یہ بطور رفیوجی ہمارے ملک میں آئے ہیں اور دلبیک، ہاسلٹ اور انٹورپن میں ان کے مراکز ہیں۔ 1908 میں ان میں خلافت کا نظام جاری ہوا۔ ان کا ایمان ہے کہ امام مہدی اور مسیح الموعود ان کی جماعت کے بانی ہیں۔ علاوہ ازیں ان کی جماعت کو مخالفت کا بھی سامنا ہے۔ امسال ان کے جلسہ کا عنوان ''حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطور امن کے سفیر'' تھا۔

مبلغ انچارج لکھتے ہیں: جب مختلف ٹی وی اور اخباروں میں جلسہ کے حوالہ سے خبریں نشر ہوئیں تو بعض لوگوں نے فون کر کے حیرت کا اظہار کیا کہ دلبیک میں چار ہزار مسلمان جمع ہوئے اور ہمیں پتا ہی نہیں چلا۔ ہمیں اس اجتماع سے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی اور نہ ہی ہمیں کسی قسم کا شور سنا۔

بلجیم کی فیڈرل پولیس کے نمائندہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ہمیں یہاں دو اڑھائی سو لوگوں کے اجتماع میں پولیس سپورٹ دینی پڑتی ہے لیکن آپ کے جلسہ میں چار ہزار سے زائد لوگ جمع تھے۔ پولیس کا یہی خیال ہے کہ آپ کی جماعت ایک پُرامن جماعت ہے۔ آپ لوگوں کو پولیس کی ضرورت نہیں ہے۔

ایم ٹی اے افریقہ کے تحت جلسہ سالانہ جرمنی اور بلجیم کی کوریج

افریقہ بھر میں مختلف چینلز پر جلسہ سالانہ جرمنی اور جلسہ سالانہ بلجیم کی کوریج ہوئی۔ ان میں سے بعض چینلز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام خطابات نشر کئے اور بعض چینلز نے جلسہ کے حوالہ سے تفصیلی خبریں نشر کیں۔

سیرالیون میں نیشنل ٹیلیویژن سمیت تین ٹی وی چینلز پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تمام خطابات اور بیعت کی تقریب نشر ہوئی۔

گھانا میں دو ٹیلی ویژن چینلز پر حضور انور کے تمام خطابات اور بیعت کی تقریب نشر ہوئی۔

اسی طرح روانڈا میں بھی ایک ٹیلی ویژن پر حضور انور کے خطابات اور بیعت کی کارروائی نشر ہوئی۔

ان چینلز کے ذریعہ 20 ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔

ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ سے جلسہ جرمنی کی کوریج

امسال پہلی مرتبہ ریویو آف ریلیجنز نے بھی سوشل میڈیا کے ذریعہ جلسہ سالانہ جرمنی کو cover کیا۔ جلسہ سے دو ہفتے قبل ہی ''Caliph in Germany'' کے نام سے ایک سیریز شروع کی گئی۔ اسی طرح جلسہ کے ایام میں بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ جرمنی کے حوالہ سے ڈاکومنٹریز اور مختلف مہمانوں اور شاملین کے دلچسپ واقعات پر مشتمل انٹرویوز اور ویڈیو کلپس سوشل میڈیا پر چلائے گئے۔ سوشل میڈیا کے ذریعہ کل 1.98 ملین افراد نے ان پوسٹس کو دیکھا۔

اسی طرح جلسہ سالانہ بلجیم کے موقع پر ریویو آف ریلیجنز نے تین مختصر سیریز سوشل میڈیا پر چلائیں جن میں نماز، اذان، اور وضو وغیرہ کے طریق کے حوالہ سے ویڈیوز شامل تھیں تاکہ غیر مسلموں کو اسلامی عبادت کے طریق کے بارہ میں آگاہی دی جاسکے۔ یہ ویڈیوز بھی غیر مسلموں میں بہت مقبول ہوئیں اور کافی تعداد میں لوگوں نے ان ویڈیوز کو دیکھا۔

......☆......☆......☆......

17 ستمبر 2018 (بروز سوموار)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے مارکی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق سوا گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 54 فیملیز نے اور 20 احباب نے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والوں کی مجموعی تعداد 221 تھی۔ بلجیم کی نو جماعتوں سے آنے والے احباب اور فیملیز کے علاوہ بیرونی ممالک اٹلی، کینیڈا اور سعودی عرب سے آنے والے افراد نے بھی شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی احباب نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا دو بجے تک جاری رہا۔

اعلان نکاح

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مارکی میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل تین نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

عزیزہ کنزہ محمود بنت مکرم ملک بشارت محمود صاحب بلجیم کا نکاح عزیزم شعیب طاہر قریشی (فن لینڈ) ابن مکرم عبدالصمد قریشی صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ سارہ بیگ بنت مکرم ریاض احمد بیگ صاحب کا نکاح عزیزم طلحہ رشید ابن مکرم خورشید رشید صاحب کے ساتھ طے پایا۔

عزیزہ شہوال احمد بنت مکرم وحید احمد صاحب کا نکاح عزیزم احسان الحق ابن مکرم انعام الحق صاحب کے ساتھ طے پایا۔

نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ''دعا کر لیں اللہ تعالیٰ تمام رشتے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں۔ ان کی نیک اولاد پیدا ہو۔ جماعت کی اور دین کی خادم ہو۔ دعا کر لیں۔'' بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت فریقین کو شرف مصافحہ سے نوازا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس پروگرام میں 47 فیملیز کے 217 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ بلجیم کی مختلف جماعتوں سے آنے والی فیملیز کے علاوہ فرانس سے آنے والی ایک فیملی نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی احباب نے اپنے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والوں میں مختلف عرب ممالک سے تعلق رکھنے والی نو مبائع فیملیز بھی تھیں۔

بعض فیملیز اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں۔ بعضوں نے اس حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار بھی کیا۔

احباب جماعت کے تاثرات

توفیق الجمعاوی صاحب نے کہا: مجھے حضور انور سے پہلی مرتبہ فیملی کے ساتھ ملاقات کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ جب میں حضور انور کے دفتر میں داخل ہوا تو مجھے ایسے محسوس ہوا کہ میں ایک اور دنیا میں داخل ہوا ہوں۔ اتنی روحانیت اور پُرنور چہرہ کو دیکھ کر مجھے اپنی ساری پریشانیاں بھول گئیں اور میں نے محسوس کیا کہ جیسے میں نے حضور کو دیکھا گویا میں نے ایک مرد خدا کو دیکھ لیا جس سے میرے ایمان میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ میری فیملی اور دونوں بیٹیوں کے بھی یہی جذبات تھے۔ حضور انور نے ہمیں بڑے پیار سے الیس اللہ بکاف عبدہ کی انگوٹھی بھی عطا فرمائی۔

انکی اہلیہ کہنے لگیں کہ اس سے قبل میں دوسرے لوگوں کے ہاتھوں میں حضور کی دی ہوئی انگوٹھیاں دیکھ کر یہ خواہش کیا کرتی تھی کہ کاش حضور مجھے بھی کبھی انگوٹھی عطا فرمائیں۔ اور آج میری خواہش کا اظہار کیے بغیر ہی حضور انور نے مجھے ایک انگوٹھی عطا فرما دی۔ ہم حضور انور کے شکر گزار ہیں کہ ہمارے جلسہ میں تشریف لائے اور اللہ کرے کہ حضور بار بار ہمارے جلسہ میں شرکت کرنے کے لیے تشریف لائیں۔

مراکش سے تعلق رکھنے والے ایک دوست محمد الغزراوی صاحب بیان کرتے ہیں: آج مجھے پہلی مرتبہ خلیفہ وقت سے ملاقات کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ جب 8 بج گئے اور میرا نام ابھی تک نہیں بلایا گیا تو میں نے سوچا کہ شاید میں آج حضور سے نہیں مل سکوں گا اور میرا دل اس وقت رو رہا تھا۔ لیکن جب میرا نام پکارا گیا تو میرے دل کو سکون ہو گیا کہ میں بھی حضور سے ملاقات کر سکوں گا۔ جب میں حضور کے دفتر میں داخل ہوا تو ایسے لگا کہ میرا دل روحانیت سے بھر گیا ہے۔ خلافت کی اہمیت خلیفہ سے ملنے سے ہی معلوم ہوتی ہے۔ ہم سب کو چاہیے کہ خلیفہ وقت سے ایک تعلق بنانے کے لیے حضور کو بار بار ملا کریں۔ حضور کا روحانی چہرہ دیکھ کر جو دل میں ایک سکون پہنچتا ہے میں اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ ملاقات کے بعد میں الگ ہو کر بیٹھ گیا اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا رہا کہ اس نے مجھے یہ موقع دیا ہے کہ میں خلیفہ وقت سے مل سکوں۔ کوئی بھی جب مجھے خلیفہ وقت سے ملنے کے بعد ملاقات کی مبارک دیتے ہیں تو میرے سامنے وہی نظارہ آ جاتا ہے۔

مراکش سے تعلق رکھنے والی مسز سومیہ یاسر صاحبہ بیان کرتی ہیں: مجھے امسال پہلی مرتبہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنے کا موقع ملا۔ میں ملاقات سے پہلے بہت فکر مند تھی لیکن حضور کا پرنور چہرہ دیکھ کر میں بہت خوش ہوئی۔ حضور سے مل کر ایسا محسوس ہوا گویا کہ میں اپنے ہی کسی قریبی سے طویل عرصے کے بعد مل رہی ہوں۔ حضور نے جس طرح شفقت کا اظہار فرمایا اس کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا۔

عائشہ مظفر صاحبہ کا تعلق لبنان سے ہے وہ بیان کرتی ہیں: حضور کا ایک خاص رعب ہے جس کی وجہ سے مجھے آرام محسوس ہوا۔ میں پہلی مرتبہ حضور انور سے مل رہی تھی اس لیے بہت فکر مند تھی لیکن جب میں داخل ہوئی اور حضور نے مجھ سے بات شروع کی تو میں نے ایک سکون محسوس کیا گویا کہ میں کسی رشتہ دار سے بات کر رہی ہوں اور اس بات نے مجھے حیران کر دیا۔ حضور انور کو دیکھنا ہی اللہ کا بڑا احسان ہے۔ ملاقات سے قبل میں نے بہت سی ذاتی باتیں سوچی ہوئی تھیں۔ لیکن وقت کی کمی کی وجہ سے میں نے انہیں نہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن میں حیران ہوں کہ حضور مجھ سے وہی باتیں پوچھنے لگے جو میں نے سوچ رکھی تھیں گویا حضور میرے خیالات کو دیکھ رہے ہیں۔ میں حضور انور سے مل کر بہت بہتر محسوس کر رہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں خلافت کے اور قریب لے آئے اور ہمیں خلافت کے سائے کے نیچے رکھنے کے فضل کو جاری رکھے۔

عواطف صاحبہ کا تعلق مراکش سے ہے۔ ان کی بلجیم میں حضور انور سے پہلی ملاقات ہوئی۔ وہ کہتی ہیں کہ: میرا تعلق ایک متدین گھرانے سے ہے۔ میرے والد صاحب مولوی اور ایک مسجد کے امام ہیں۔ مَیں نے 2008 میں ایک رؤیا میں دیکھا تھا کہ اعلان ہو رہا ہے کہ کچھ دیر میں ٹی وی سکرین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نمودار ہوں گے۔ میں بصد شوق سامنے لگی سکرین کو دیکھنا شروع کر دیتی ہوں۔ بالآخر اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نمودار ہوتے ہیں اور میں آپ کو دیکھ کر بہت خوش ہوتی ہوں۔ اس رؤیا کے چند روز بعد میں گھر میں بیٹھی مختلف ٹی وی چینل بدل بدل کر دیکھ رہی تھی کہ ایم ٹی اے لگ گیا۔ اس پر اس وقت وہی تصویر آ رہی تھی جسے میں نے چند روز قبل خواب میں دیکھا تھا۔ اس تصویر کے نیچے لکھا تھا المسیح الموعود والامام المہدی۔ میں نے رونا شروع کر دیا کہ مسیح موعود اور امام مہدی آ کر چلے بھی گئے اور ہمیں خبر بھی نہ ہوئی۔

میں نے چینل دیکھنا شروع کر دیا۔ لیکن میرا دل مطمئن نہ ہوتا تھا۔ مجھے زمانے کا خوف تھا کہ لوگ کہیں گے کہ اگر یہ حق ہے تو ہمارے علاقے میں اس کی سمجھ صرف تمہیں ہی آئی ہے۔ گھر والوں کا بھی خوف تھا۔ اس لئے میں ایم۔ٹی۔اے تو دیکھتی رہی لیکن اس سے آگے قدم نہ بڑھا سکی۔ میں پروگرام الحوار المباشر دیکھتی اور بہت محظوظ ہوتی تھی اور مجھے یقین ہو گیا تھا کہ یہی جماعت اسلام کا دفاع کرنے والی سچی جماعت ہے۔ لیکن لوگوں کے خوف نے مجھے آگے نہ بڑھنے دیا۔ میں نے تجربۃً کبھی جماعت کے بارہ میں بات کرنے کی کوشش کی تو بہت سخت تبصرے سننے کو ملے۔

اسی دوران میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک خنزیر نما شخص مجھے کہتا ہے کہ جسے تم حق سمجھ رہی ہو وہ دراصل جھوٹ ہے۔ اس کے چند روز بعد ہی ایک مشہور مولوی نے ایک ٹی وی چینل پر جماعت کے خلاف فتویٰ دیا اور اسے باطل قرار دے کر اس سے دور رہنے کا کہا۔ جب میں نے اس کی بات سنی تو کہا کہ یہی میرے رؤیا کی تعبیر ہے۔ یہ لوگ مجھے احمدیت سے روکنا چاہتے ہیں۔ بہر حال اس کے باوجود میں بیعت کی طرف قدم نہ بڑھا سکی تا آنکہ ایک رات میں نے خواب میں یہ اشعار سنے:

اِنِّیْ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْاَکْبَرِ
حَقٌّ فَھَلْ مِنْ خَائِفٍ مُّتَدَبِّرِ

میں اُس خدا کی طرف سے ہوں جو بزرگ اور عزت والا ہے۔ یہی بات سچ ہے پس کوئی ہے جو ڈرے اور سوچے

جَاءَتْ مَرَابِیْعُ الْھُدٰی وَرِھَامُھَا
نَزَلَتْ وَجُوْدٌ بَعْدَھَا کَالْعَسْکَرِ

ہدایت کے بھاری مینہ آ گئے اور ہلکے ہلکے مینہ تو اُتر آئے اور بڑا مینہ اس کے بعد ایک لشکر کی طرح آنے والا ہے۔

جُعِلَتْ دِیَارُ الْھِنْدِ اَرْضَ نُزُوْلِھَا
نَصْرًا بِمَا صَارَتْ مَحَلَّ تَنَصُّرِ

ان مینہوں کے اترنے کی جگہ ہند کی زمین قرار دی گئی ہے مدد کے طور پر، کیونکہ عیسائی دین مسلمانوں میں پھیلنے کی یہی جگہ ہے۔

یہ شعر ایسے جلال کے ساتھ سنائی دیئے کہ مجھے یاد ہو گئے اور جب اگلے روز ایم ٹی اے پر یہی قصیدہ سنا تو میرا دل یقین سے بھر گیا کہ یہ مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے خود کہا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں پس کیا کوئی خشیت سے غور و فکر کرنے والا شخص ہے جو میرے دعوے پر غور کرے۔

اس وقت میں نے انٹرنیٹ پر بیعت فارم پر کر کے ارسال کر دیا جس کا مجھے جواب بھی آ گیا۔ لیکن میں نے اس کے بارہ میں کسی کو نہ بتایا۔ اس کے بعد میری شادی ہو گئی اور میں بلجیم میں آ گئی۔ یہاں آ کر بھی میرا جماعت سے کوئی رابطہ نہ ہوا۔ پھر ایک روز مَیں گھر میں آنے والی ڈاک دیکھ رہی تھی کہ اس میں جماعت کی طرف سے ایک ارسال کیا ہوا لیفلٹ بھی تھا۔ اس کو دیکھا تو فوراً پہچان گئی اور دیئے گئے فون نمبر پر رابطہ کیا۔ یوں میرا یہاں جماعت کے ساتھ رابطہ ہو گیا۔ اب میں یہاں ہر جلسہ اور اجلاس پر آتی ہوں۔ اس کے بعد میں نے دوبارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیح موعود علیہ السلام کی شکل میں دیکھا۔ آپ مسکرا رہے تھے اور مجھے محسوس ہوا کہ میری بیعت اور جماعت سے رابطہ کی وجہ سے آپ مجھ سے خوش ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے بعد وہ اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگیں: میں نے حضور انور کو دیکھنے کے لیے بہت انتظار کیا۔ جب آپ بلجیم تشریف لائے، مجھے ایسے محسوس ہوا گویا کہ آسمان آپ کی آمد سے خوش ہے جب آپ عورتوں کی مارکی میں داخل ہوئے، میں اپنے جذبات پر قابو نہیں پا سکی اور میں روتی رہی۔ میں اپنے سامنے ایک مردِ خدا کو چلتے دیکھ رہی تھی۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور امام مہدی علیہ السلام کو یاد کر رہی تھی۔ جب میں آپ کے دفتر میں داخل ہوئی تو میں نے روشنی دیکھی اور میں نے ایسی سکینت محسوس کی جو میں نے پہلے کبھی محسوس نہیں کی اور میں نے امن محسوس کیا۔

آپ کے تبسم اور میری نسبت آپ کی توجہ نے میری تمام رکاوٹیں دور کر دیں۔ مجھے ایسے لگا جیسے میں آپ کو بہت عرصے سے جانتی ہوں گویا کہ آپ میرے رشتہ دار ہیں۔ ملاقات کے بعد میرا دل خوشی سے بھر گیا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بج کر پچیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 20 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ عزیزم حاذق محمود، موحد احمد، ایان احمد منان، عزیزم بُرحا احمد، عزیزم معید احسن، اطہر مجتبیٰ، مرزا عظیم، نبیل احمد، عاقب محمود، عزیزم احمد طٰہٰ، عطاء الغالب، حسیب احمد، عزیزم صالح حیات۔

عزیزہ سبرین احمد، عائزہ بُشریٰ، زینہ احمد، انوشہ وسیم، سارہ احمد، جاذبہ وسیم، امۃ النور اختر۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

......☆......☆......☆......

18 / ستمبر 2018 (بروز منگل)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’کوئی نیکی اس وقت تک نیکی نہیں رہتی جب تک خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ انسان چمٹا رہنے کی کوشش نہ کرے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10 / اپریل 2015)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’وہ آلہ اور وہ ہتھیار جن سے اسلام کو دنیا پر غالب کیا جا سکتا ہے بندے کی وہ دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہیں‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19 / جون 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجے مارکی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔ گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور کچھ دیر کے لیے مکرم اسمٰعیل خان صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ بلجیم کے گھر تشریف لے گئے۔ نماز ظہر وعصر کی ادائیگی سے قبل تصاویر کا پروگرام تھا۔ جماعت احمدیہ بلجیم کے درج ذیل عہدیداران اور گروپس نے حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت بلجیم، حفاظت خاص، ضیافت ٹیم، جلسہ سالانہ آفس ٹیم، وقار عمل اور ٹیکنکل ٹیم نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ، نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ اور مبلغین کرام بلجیم۔

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تبلیغی پروگراموں کے لیے تیار کیے گئے کارواں کا معائنہ فرمایا۔ اس کارواں میں کتب، لٹریچر اور پمفلٹس وغیرہ رکھے گئے ہیں اور پوسٹرز آویزاں کیے گئے ہیں۔ اسے مختلف جگہوں پر لے جا کر تبلیغی اغراض کے لیے استعمال کیا جائے گا۔

بعد ازاں دو بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مارکی میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں زیتون کا پودا لگایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

برسلز سے لندن کیلئے روانگی کا وقت قریب آرہا تھا۔ احباب جماعت مرد وخواتین اور بچے بچیاں مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 3 بجکر 15 منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ بچے اور بچیاں گروپس کی صورت میں الوداعی نظمیں پڑھ رہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لیے احباب کے درمیان رونق افروز رہے۔ ہر چھوٹے بڑے نے اپنے پیارے آقا کا دیدار کیا اور شرف زیارت سے فیضیاب ہوئے۔ مکرم اسامہ جوئیہ صاحب مبلغ مایوٹی آئی لینڈ اور لقمان باجوہ صاحب مبلغ گوادے لوپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور نے ان دونوں سے ان کے اپنے اپنے ممالک میں واپسی کے پروگرام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ ان دونوں مبلغین کا تعلق بلجیم سے ہے۔ جلسہ بلجیم میں شمولیت کے لیے یہاں رکے ہوئے تھے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت امیر صاحب بلجیم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب سے انکی گاڑی کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب کے پاس TESLA ایک مکمل الیکٹرک (بجلی سے چلنے والی) امریکن گاڑی ہے جس کے پچھلے ٹائروں کے درمیان انجن نما سسٹم ہے جو ویل کو دونوں جانب حرکت دیتا ہے۔ اس طرح اس میں کوئی گیئر باکس بھی نہیں ہے۔ یہ بجلی کے ذریعہ چلتی ہے۔

حضور انور کے استفسار پر امیر صاحب نے بتایا کہ اگر اس کی بیٹری مکمل طور پر چارج ہو تو یہ اس میں تین صد کلومیٹر چلتی ہے۔ جب کہ کمپنی کے مطابق چار صد کلومیٹر سے زائد چلتی ہے۔ حضور انور نے بیٹری کے چارج ہونے کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر امیر صاحب نے بتایا کہ اس گاڑی کے سوپر چارجر سے 45 منٹ میں بیٹری فل چارج ہو جاتی ہے اور یہ 220 سے 230 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی ہے۔ اس گاڑی کے پچھلے دونوں دروازے پروں کی طرح کھلتے ہیں اور انسان بغیر جھکے اندر بیٹھ سکتا ہے اور اسی طرح کھڑے ہو کر باہر نکل سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت کچھ دیر کیلئے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر تشریف فرما ہوئے اور سیٹوں کو آگے پیچھے کرنے اور ایڈجسٹ کرنے کے حوالہ سے بھی دریافت فرمایا۔

مکرم ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب (جو جرمنی سے ہی قافلہ کے ساتھ بطور ڈاکٹر ڈیوٹی پر تھے) اور مکرم عبد اللہ سپراء صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

3 بجکر 20 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور سب کو السلام علیکم کہا اور یہاں سے فرانس کی بندرگاہ Calais کیلئے روانگی ہوئی اور قریباً 2 گھنٹے کے سفر کے بعد 5 بجکر 20 منٹ پر Channel Tunnel آمد ہوئی۔

بلجیم سے مکرم امیر صاحب بلجیم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب، مبلغ انچارج بلجیم حافظ احسان سکندر صاحب، جنرل سیکرٹری مکرم اسد مجیب صاحب (مبلغ سلسلہ)، افضال طارق صاحب افسر جلسہ سالانہ، مکرم ملک ارشد احمد صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ، مکرم انور حسین صاحب (نائب امیر)، مکرم وحید ارائیں صاحب (سیکرٹری سمعی وبصری)، مکرم ضیاء اللہ باجوہ صاحب (سیکرٹری زراعت)، مکرم ملک طاہر صاحب (زعیم انصار اللہ) اور مکرم محمد عمران صاحب (قائد خدام الاحمدیہ)، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو یہاں Calais سے لندن کیلئے رخصت کرنے اور الوداع کہنے کیلئے قافلہ کے ساتھ آئے تھے۔

پاسپورٹس، امیگریشن اور دیگر دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ 6 بجکر 10 منٹ پر قافلہ کی گاڑیاں ٹرین میں بورڈ ہوئیں اور یہ ٹرین 6 بجکر 20 منٹ پر Calais سے برطانیہ کے ساحلی شہر Dover کی طرف روانہ ہوئی اور قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد ٹرین چینل ٹنل کراس کر کے Dover کے قریب Folkestone کے علاقہ میں برطانیہ کی سرزمین میں داخل ہوئی اور اپنے مخصوص سٹیشن پر رُکی۔ قریباً 10 منٹ کے وقفہ کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق 7 بجے اور برطانیہ کے وقت کے مطابق 6 بجے قافلہ کی گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا (برطانیہ کا وقت فرانس کے وقت سے ایک گھنٹہ پیچھے ہے)

مکرم منصور احمد شاہ صاحب (نائب امیر جماعت احمدیہ یو.کے)، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (مبلغ انچارج یو.کے)، مکرم مبارک احمد ظفر صاحب (ایڈیشنل وکیل المال لندن)، مکرم مرزا ناصر انعام صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ یو.کے)، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (دفتر وکالت تبشیر لندن)، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص مع سیکورٹی ٹیم) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہنے کیلئے موجود تھے۔

قریباً 1 گھنٹہ 45 منٹ کے سفر کے بعد پونے آٹھ بجے مسجد فضل لندن میں ورود مسعود ہوا جہاں احباب جماعت مرد وخواتین کی ایک بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معیت میں جن خوش نصیب افراد کو اس سفر پر جانے کی سعادت نصیب ہوئی ان کے اسماء بغرض ریکارڈ درج ہیں:

حضرت سیّدہ امتہ السبوح صاحبہ مدّظلہا العالی (حرم سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)، مکرم منصور احمد ڈاھری صاحب، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری) مکرم عابد وحید خان صاحب (انچارج پریس اینڈ میڈیا آفس لندن)، مکرم سید محمد احمد ناصر صاحب (نائب افسر حفاظت خاص لندن)، مکرم ناصر احمد سعید صاحب (شعبہ حفاظت)، مکرم سخاوت علی باجوہ صاحب (شعبہ حفاظت)، مکرم محسن اعوان صاحب (شعبہ حفاظت)، مکرم خواہ عبد القدوس صاحب (شعبہ حفاظت)، مکرم محمود احمد خان صاحب (شعبہ حفاظت)، مکرم مرزا لئیق احمد صاحب (شعبہ حفاظت)، خاکسار عبد الماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

مکرم حماد احمد مبین صاحب مبلغ سلسلہ (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) اور عزیزم مشہود احمد خان (طالبعلم درجہ رابعہ جامعہ احمدیہ یو.کے) کو بھی جرمنی اور بلجیم میں قیام کے دوران قافلہ میں شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

علاوہ ازیں مکرم ندیم احمد امینی، مکرم ناصر احمد امینی اور مکرم عبدالرحمٰن صاحب کو قافلہ کی گاڑیاں ڈرائیو کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل (یو.کے) کے درج ذیل ممبران نے جلسہ سالانہ جرمنی اور بلجیم کے پروگراموں کی لائیو ٹرانسمیشن اور دیگر مختلف پروگراموں اور وفود کی ملاقاتوں کی ریکارڈنگ کے لئے اس دورہ میں شمولیت کی سعادت پائی۔

مکرم منیر احمد عودہ صاحب، مکرم سفیر الدین قمر صاحب، مکرم عدنان زاہد صاحب، مکرم سعید وسیم صاحب، مکرم ذکی اللہ احمد صاحب۔

ایم ٹی اے افریقہ کے تحت افریقن ممالک میں جلسہ سالانہ کی کورتج کے لئے درج ذیل ممبران کو دورہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔

مکرم عمر سفیر صاحب (انچارج ایم ٹی اے افریقہ) لقمان احمد صاحب، فائز احمد ناصر صاحب، نبیل احمد صاحب اور ہمایوں جہانگیر خان صاحب۔

ریویو آف ریلیجنز کے تحت اس دورہ کی کورتج اور القلم پراجیکٹ کے لئے درج ذیل ممبران کو اس سفر میں شمولیت کا موقع ملا۔

مکرم عامر سفیر صاحب (ایڈیٹر) نور الدین جہانگیر خان صاحب، عبدالقدوس عارف صاحب، شمائل احمد صاحب اور صہیب احمد صاحب۔

علاوہ ازیں مکرم عمیر علیم صاحب انچارج شعبہ مخزن التصاویر نے بھی اس میں شمولیت کی توفیق پائی۔

جرمنی سے ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب اس سفر کے دوران بطور ڈاکٹر قافلہ کے ساتھ رہے۔ جرمنی سے ہی مکرم عبد اللہ سپراء صاحب کو بھی اس سفر میں قافلہ کے ساتھ شامل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کیلئے یہ سعادت مبارک فرمائے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

کلام الامام

”علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے
بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے“

(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 195)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلام الامام

”شہادت کا ابتدائی درجہ
خدا کی راہ میں استقلال اور ثباتِ قدم ہے“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 423)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

بقیہ خطاب حضور انور از صفحہ 2

ہے کہ دشمن کو بھاگنے کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا۔ چنانچہ کل بھی مَیں نے ذکر کیا تھا کہ عرب ملکوں میں ایک عیسائی پادری کی طرف سے عیسائیت کے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر جو حملے تھے ان کے جواب میں جب ہمارے احمدی عرب بھائیوں نے ایم ٹی اے پر عربی پروگرام شروع کیا تو اب مخالفین نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان سے بات ہی نہیں کرنی پس اللہ تعالیٰ کی آنحضرت ﷺ کی ذات کیلئے حفاظت کی یہ ذمہ داری اُس وقت، اس زمانہ تک محدود نہیں تھی جو آپ کی زندگی کا زمانہ تھا۔ بلکہ آپ کی شریعت، آپ کا دین ہمیشہ رہنے والا دین ہے اور اس لحاظ سے آپ تا قیامت زندہ رہنے والی ہستی ہیں اور ہر زمانے میں اور ہر وقت کے لئے اللہ تعالیٰ نے حفاظت کا وعدہ فرمایا ہوا ہے۔ اور یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی، قرآن کریم کی سچائی اور آپ کے آخری شرعی نبی ہونے اور اسلام کے آخری مذہب ہونے کی ایک روشن دلیل ہے۔

آج بھی اللہ تعالیٰ اپنے دین کی حفاظت کیلئے اور اپنے پیارے نبی ﷺ کی حفاظت کیلئے آسمان سے نشان ظاہر فرما رہا ہے اور وہ خدا جو ہمیشہ سے زندہ ہے اور زندگی بخش ہے آج صرف آنحضرت ﷺ کی تعلیم پر حقیقت میں عمل کرنیوالوں اور ایمان رکھنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور یہ لوگ مسیح محمدی کے ماننے والے ہیں جنہوں نے دلائل اور براہین سے دشمنوں کے منہ بند کر دیئے ہیں جس کی مثال مَیں نے دی تھی۔ بے شمار اَور مثالیں ہیں۔ ہر روز ہر موقع پر ہمیں نظر آتی ہیں۔ یہ صرف عرب دنیا میں نہیں ہے بلکہ دنیا کے ہر ملک میں اُس زندہ خدا کے، اُس آخری نبی کے غلام صادق کے ماننے والے نشان دکھا کر، دلائل دے کر، مخالفین کے، دشمنانِ اسلام کے منہ بند کر رہے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’اصل حقیقت یہ ہے کہ سب نبیوں سے افضل وہ نبی ہے کہ جو دنیا کا مربی اعظم ہے۔ یعنی وہ شخص کہ جس کے ہاتھ سے فسادِ اعظم دنیا کا اصلاح پذیر ہوا۔ جس نے توحید گم گشتہ اور ناپدید شدہ کو پھر زمین پر قائم کیا۔ جس نے تمام مذاہب باطلہ کو حجت اور دلیل سے مغلوب کر کے ہر یک گمراہ کے شبہات مٹائے۔ جس نے ہر یک ملحد کے وساوس دُور کئے۔ اور سچا سامان نجات کا کہ جس کے لئے کسی بے گناہ کو پھانسی دینا ضرور نہیں اور خدا کو اپنی قدیمی اور ازلی جگہ سے کھسکا کر کسی عورت کے پیٹ میں ڈالنا کچھ حاجت نہیں۔ اصول حقہ کی تعلیم سے از سر نو عطا فرمایا۔ پس اس دلیل سے کہ اس کا فائدہ اور افاضہ سب سے زیادہ ہے اور اس کا درجہ اور رتبہ بھی سب سے زیادہ ہے۔ اب تواریخ بتلاتی ہے۔ کتاب آسمانی شاہد ہے اور جن کی آنکھیں ہیں وہ آپ بھی دیکھتے ہیں کہ وہ نبی جو بموجب اس قاعدہ کے سب نبیوں سے افضل ٹھہرتا ہے وہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔‘‘ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد اول صفحہ 97 حاشیہ)

پھر اسلام کی سچائی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ پہلوان جس نے اس زمانے میں دشمن اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف جو ایک محاذ کھڑا کیا گیا تھا اس کے ایسے منہ توڑ جواب دیئے ہیں جس سے اسلام کی سچائی ثابت ہو سکے۔ آپ فرماتے ہیں: ’’یاد رہے کہ کسی مذہب کی سچائی ثابت کرنے کے لئے یعنی اس بات کے ثبوت کے لئے کہ مذہب منجانب اللہ ہے دو قسم کی فتح کا اس میں پایا جانا ضروری ہے۔

اوّل یہ کہ وہ مذہب اپنے عقائد اور اپنی تعلیم اور اپنے احکام کی رُو سے ایسا جامع اور اکمل اور اَتم اور نقص سے دور ہو کہ اس سے بڑھ کر عقل تجویز نہ کر سکے۔ اور کوئی نقص اور کمی اس میں دکھلائی نہ دے۔ اور اس کمال میں وہ ہر ایک مذہب کو فتح کرنے والا ہو۔ یعنی ان خوبیوں میں کوئی مذہب اس کے برابر نہ ہو۔ جیسا کہ یہ دعویٰ قرآن شریف نے آپ کیا ہے کہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدۃ:4) یعنی آج میں نے تمہارے لئے اپنا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کیا اور مَیں نے پسند کیا کہ اسلام تمہارا مذہب ہو۔ یعنی وہ حقیقت جو اسلام کے لفظ میں پائی جاتی ہے جس کی تشریح خود خدا تعالیٰ نے اسلام کے لفظ کے بارے میں بیان کی ہے اس حقیقت پر تم قائم ہو جاؤ۔ اس آیت میں صریح یہ بیان ہے کہ قرآن شریف نے ہی کامل تعلیم عطا کی ہے اور قرآن شریف کا ہی ایسا زمانہ تھا جس میں کامل تعلیم عطا کی جاتی۔ پس یہ دعویٰ کامل تعلیم کا جو قرآن شریف نے کیا یہ اُسی کا حق تھا۔ اس کے سوا کسی آسمانی کتاب نے ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ جیسا کہ دیکھنے والوں پر ظاہر ہے کہ توریت اور انجیل دونوں اس دعویٰ سے دستبردار ہیں۔ کیونکہ توریت میں خدا تعالیٰ کا یہ قول موجود ہے کہ مَیں تمہارے بھائیوں میں سے ایک نبی قائم کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو شخص اس کلام کو نہ سنے گا مَیں اس سے مطالبہ کروں گا۔ پس صاف ظاہر ہے کہ اگر آئندہ زمانے کی ضرورتوں کی رُو سے توریت کا سننا کافی ہوتا تو کچھ ضرورت نہ تھی کہ کوئی اور نبی آتا اور مواخذہ الٰہیہ سے مخلصی پانا اس کلام کے سننے پر موقوف ہوتا جو اس پر نازل ہوتا۔ ایسا ہی انجیل نے کسی مقام میں دعویٰ نہیں کیا کہ انجیل کی تعلیم کامل اور جامع ہے بلکہ صاف اور کھلا کھلا اقرار کیا ہے کہ اَور بہت سی باتیں قابل بیان تھیں مگر تم برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب فارقلیط آئے گا تو وہ سب کچھ بیان کرے گا۔

اب دیکھنا چاہئے کہ حضرت موسیٰ نے اپنی توریت کو ناقص تسلیم کر کے آنے والے نبی کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ نے بھی اپنی تعلیم کا نامکمل ہونا قبول کر کے یہ عذر پیش کر دیا کہ ابھی کامل تعلیم بیان کرنے کا وقت نہیں ہے لیکن جب فارقلیط آئے گا تو وہ کامل تعلیم بیان کر دے گا۔‘‘ (اور یہ پیشگوئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کے بارے میں) پھر فرمایا کہ ’’مگر قرآن شریف نے توریت اور انجیل کی طرح کسی دوسرے کا حوالہ نہیں دیا بلکہ اپنی کامل تعلیم کا تمام دنیا میں اعلان کر دیا اور فرمایا کہ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدۃ:4)......پس اسلام کی سچائی ثابت کرنے کے لئے یہ ایک بڑی دلیل ہے کہ وہ تعلیم کی رو سے ہر ایک مذہب کو فتح کرنے والا ہے اور کامل تعلیم کے لحاظ سے کوئی مذہب اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔‘‘

فرماتے ہیں: ’’پھر دوسری قسم فتح کی جو اسلام میں پائی جاتی ہے جس میں کوئی مذہب اس کا شریک نہیں اور جو اس کی سچائی پر کامل طور پر مہر لگاتی ہے اس کی زندہ برکات اور معجزات ہیں جن سے دوسرے مذاہب بکلّی محروم ہیں۔ یہ ایسے کامل نشان ہیں کہ ان کے ذریعہ سے نہ صرف اسلام دوسرے مذاہب پر فتح پاتا ہے بلکہ اپنی کامل روشنی دکھلا کر دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ یاد رہے کہ پہلی دلیل اسلام کی سچائی کی جو ابھی ہم لکھ چکے ہیں یعنی کامل تعلیم وہ درحقیقت اس بات کے سمجھنے کے لئے کہ مذہب اسلام مِنجانب اللہ ہے ایک کھلی کھلی دلیل نہیں ہے کیونکہ ایک متعصّب منکر جس کی نظر باریک بین نہیں ہے کہہ سکتا ہے کہ ممکن ہے کہ ایک کامل تعلیم بھی ہو اور پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہو۔ پس اگرچہ یہ دلیل ایک دانا طالب حق کو بہت سے شکوک سے مخلصی دے کر یقین کے نزدیک کر دیتی ہے۔ لیکن تاہم جب تک دوسری دلیل مذکورہ بالا (یعنی زندہ برکات اور معجزات کی) اس کے ساتھ منضم اور پیوستہ نہ ہو کمال یقین کے مینار تک نہیں پہنچا سکتی اور ان دونوں دلیلوں کے اجتماع سے سچے مذہب کی روشنی کمال تک پہنچ جاتی ہے۔ اور اگرچہ سچا مذہب ہزار ہا آثار اور انوار اپنے اندر رکھتا ہے لیکن یہ دونوں دلیلیں بغیر حاجت کسی اور دلیل کے طالب حق کے دل کو یقین کے پانی سے سیراب کر دیتی ہیں اور مکذّبوں پر پورے طور پر اتمام حجت کرتی ہیں۔‘‘ (براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 3 تا 6)

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ توریت اور انجیل ایک آنے والے کی گواہی دے رہی ہیں۔ اس پیغام کو نہ سمجھ کر ان کے ماننے والوں نے اس عظیم نبی کی مخالفت کی جو حقیقت میں ان کی تصدیق کرنے کے لئے آیا تھا۔ قرآن کریم نے بھی اس پیغام کو سمجھانے کی کوشش کی ہے لیکن اگر کوئی سمجھنا چاہے اور جس کے سننے کے کان ہوں۔ لیکن اگر یہ اپنی کتب کے پیغام کو نہ سنیں اور بھائیوں میں سے نبی کے آنے کی تشریح کریں جو بغیر جوڑ کے ہو تو اس کا تو کوئی علاج نہیں۔ بنی اسرائیل کے بھائی تو اسماعیل کی نسل میں سے ہونے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہ عظیم آخری نبی ہیں جو اس قوم میں ہوئے۔ تاریخ اس کو ثابت کرتی ہے۔ توریت اور انجیل کو ماننے والوں کو اس مؤاخذہ سے بچنے کے لئے اس پیغام پر غور کرنا چاہئے جس کی طرف ان کی اپنی کتابوں نے توجہ دلائی ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہ بات قرآن کریم نے بھی بتائی ہے اور کھول کر فرمایا ہے جیسا کہ فرماتا ہے کہ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ (آل عمران:82) اور جب اللہ نے نبیوں کا میثاق لیا کہ جبکہ میں تمہیں کتاب اور حکمت دے چکا ہوں۔ پھر اگر کوئی ایسا رسول تمہارے پاس آئے جو اس بات کی تصدیق کرنے والا ہو جو تمہارے پاس ہے تو تم ضرور اس پر ایمان لے آؤ گے اور ضرور اس کی مدد کرو گے۔ اب نبی تو اس وقت موجود نہیں ہونے تھے اس لئے ان کی اُمّتوں کو ہی مخاطب کیا گیا ہے۔

پھر فرمایا ان سے اقرار لیا گیا۔ تم اس بات کا اقرار کرتے ہو، اس بات پہ مجھ سے عہد باندھتے ہو؟ انہوں نے کہا ہاں ہم اقرار کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے کہا فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ (آل عمران:82) کہ پس تم گواہی دو اور مَیں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔ تو قرآن کریم کے مطابق اللہ تعالیٰ نبیوں سے، تمام نبیوں سے یہ عہد لیتا ہے۔ اس میں بھی عمومی طور پر ذکر ہے۔ اسی طرح موسیٰ اور عیسیٰ سے بھی عہد لیا گیا کہ ہمارے بعد ایک نبی آئے گا اسی طرح پہلے انبیاء سے بھی عہد لیا گیا تو سب نے جس نبی کے آنے کی نشانی بتائی وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ قرآن کریم نے یہ کہا ہے کہ جو نبی آئے گا وہ تصدیق کرنے والا ہو گا۔ مُصَدِّق ہو گا۔ اس سے صرف اتنی مراد نہیں ہے کہ تصدیق کر دی کہ پہلے صحیفے درست ہیں یا اعلان کر دیا کہ جو کچھ پہلے صحیفوں میں آیا ہے درست ہے۔ اگر صرف اتنا ہی ہو تو کوئی بھی نام نہاد یہ اعلان کر سکتا ہے کہ مَیں بھی نبی ہوں۔ میں اس بات کی تصدیق کر رہا ہوں کہ پہلے صحیفے درست ہیں۔ اوّل تو ہم یہ کہتے ہیں ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ پرانے صحیفوں کی تمام باتیں اپنی اصل حالت میں نہیں ہیں۔ صرف وہ باتیں درست ہیں جن کی قرآن نے بھی تصدیق کی اور ان کو درست قرار دیتا ہے اور تاریخی حقائق اور عقل بھی ان کو درست تسلیم کرتی ہے۔ کئی غیر مسلم بھی اس بارے میں لکھ چکے ہیں۔ ایک مغربی لکھنے والے نے تو مکمل طور پر اس بات سے انکار کیا ہے کہ بائبل آسمانی صحیفہ ہے۔

(God Speaks to us, too by Susan M. Shaw page 84 the university press of kentucky USA 2008)

بہرحال یہ تو ان کے مسائل ہیں۔ لیکن مُصَدِّق کا مطلب ہے کہ جو اِن الہامی کتابوں میں پیش کیا گیا ہے، پیشگوئیاں کی گئی ہیں، ان کی گواہی دینے والا تصدیق کرنے والا جو بعد میں آئے گا وہ ان پیشگوئیوں کا مصداق بھی ٹھہرے گا۔ اگر انصاف کی آنکھ سے دیکھا جائے تو نظر آ رہا ہے کہ واقعی یہ پیشگوئیاں اس ذات میں پوری ہو رہی ہیں۔ حقیقت میں یہ پیشگوئیاں اس ذات میں پوری ہو رہی ہیں۔ کسی جعلی نبی کیلئے ممکن نہیں کہ ان پیشگوئیوں کو پورا کر کے دکھائے۔ پس دعویٰ کرنے والے کی سچائی بھی اور پیشگوئی کی سچائی بھی اس سے ثابت ہوتی ہے کہ وہ اپنے وقت اور دعوے کے ساتھ پوری ہو رہی ہیں۔ مثلاً بائبل میں یہ لکھا ہے (Deuteronomy) استثناء باب 33 آیت 2 میں کہ ’’خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے اس پر آشکارا ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا اور وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اس کے دائیں ہاتھ پر اس کیلئے آتشی شریعت تھی۔‘‘ (استثناء باب 33 آیت 2 شائع کردہ برٹش اینڈ فارن بائیبل سوسائٹی لندن 1887ء)

اب یہ دس ہزار کا لفظ جو ہے بعض بائبلوں میں کم از کم اردو ترجمہ میں تبدیل کر کے لاکھوں میں لکھ دیا گیا ہے۔ (استثناء باب 33 آیت 2 شائع کردہ پاکستان سوسائٹی انارکلی لاہور 2011) کیونکہ یہ پیشگوئی ایک شکل میں آنحضرت ﷺ کی فتح مکہ کے موقع پر پوری ہوتی نظر آتی ہے جب دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آپ مکّہ میں داخل ہوئے۔

سیناء سے آنا تو حضرت موسیٰ کے بارے میں ہے۔ شعیر سے مراد حضرت عیسیٰ کی جگہ ہے۔ اور فاران کا علاقہ عرب کا علاقہ ہے۔ بلکہ پیدائش باب 21 اور آیت 14 سے 21 میں اس کی وضاحت بھی ہے اور فاران کا علاقہ وہ قرار دیا گیا ہے جس میں حضرت اسماعیل اور حضرت ہاجرہ کو ابراہیم چھوڑ کر گئے تھے۔ (پیدائش باب 21 آیت 14 تا 21 شائع کردہ پاکستان سوسائٹی انارکلی لاہور 2011) پس صاف ظاہر ہے کہ یہ حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے آنے والے نبی تھے جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی نہیں تھے۔ اس کے علاوہ بھی بائبل میں کئی جگہ یہ پیشگوئیاں ہیں جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں پوری ہوتی ہمیں نظر آتی ہیں۔

پس یہ دو چیزیں ہیں، جو میں نے ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس میں اور ایک یہ پیش کی لیکن اسکے علاوہ بھی اس طرح کی بہت ساری ہیں۔ یہ دلائل ثابت کرتے ہیں کہ وہ نبی جو آنے والا تھا وہ تصدیق کرنے والا تھا وہ پیشگوئیاں خود اس بات کی تصدیق کر رہی ہیں کہ یہی وہ نبی ہے جو سچا ہے اور آخری ہے اور جس کی شریعت دائمی ہے اور ہمیشہ قائم رہنے والی ہے۔ پس یہ پیغام بھی دنیا میں ہم نے ہر جگہ پہنچانا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اب مَیں جیسا کہ میں نے بتایا کہ اس زمانے میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت بھی ہو رہی ہے اور بعض نام نہاد پڑھے لکھے سمجھتے ہیں کہ یہ مخالفت کرنے میں ہی ہماری عقل کا اظہار ہے اور مذہب سے انصاف ہے لیکن ان ملکوں میں بھی اور ان قوموں میں بھی ایسے بھی ہیں جو انصاف کی نظر سے بھی دیکھنے والے ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں بہت کچھ لکھا ہے۔ ان میں سے چند ایک کی مثالیں مختصراً مَیں دیتا ہوں۔

ایک مسٹر جے فیوک (Johann Fück) ہیں۔ یہ بڑے پڑھے لکھے انسان ہیں۔ انہوں نے اسلام کی تعلیمات پر ایک مضمون لکھا ہے۔ وہ ’’عربی رسول کی اصل شخصیت‘‘ کے موضوع پر لکھتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اَن مٹ تاثر ان کے بے مثال ذاتی کردار کی وجہ سے ہے۔ اس رسول کے نمونے نے ان کے متبعین کیلئے، ان تمام صدیوں کے دوران انکے پیروکاروں کیلئے ہدایت کا طریق کار مہیا کئے رکھا ہے۔‘‘

(Zeitschrift Der Deutschen MorgenIndischen Gesellschaft by Paul Kahle, Article "Die Originalitt des arabischen Propheten" by Fuck, Johann. Band 90 (Neue Folge Band 15, Leipzig 1936. no. 3-4: pg. 525.)

پھر ایک مصنف ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح حیات لکھی۔ آر وی سی باڈلی (R.V.C

Bodley) لندن کے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شخصیت کو ان کے اصل رنگ میں پیش کروں۔ یعنی ایک عرب جیسا کہ میں صحرا کے عربوں کو جانتا ہوں، ایک سادہ مزاج آدمی لیکن عظیم شخصیت کا مالک جن کا دل اپنے لوگوں کی بہبود کے لئے خیالات سے پُر رہتا ہے۔ ایک ایسا انسان جس کو القاء تو ہوتا تھا لیکن اپنے اعمال میں منطق کو کام میں لاتے تھے۔ جو مردوں اور عورتوں کی طبعی کمزوریوں کو برداشت اور درگزر کرتے تھے کیونکہ وہ ان کو سمجھتے تھے۔

(The Messenger the life of Mohammed by R.V.C. Bodley Page 8 Doubleday & Company, INC. Garden city, New York 1946.)

بہرحال ان کی اپنی ایک تشریح کچھ نہ کچھ تو ساتھ ہوتی ہے۔

پھر ایڈورڈ گبن (Edward Gibbon) نے لکھا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی شخصیت کے جمال کی وجہ سے ممتاز تھے۔ یہ ایک ایسا ظاہری وصف ہے جو شاذ کے طور پر ہی ناپسند کیا جاتا ہے سوائے ان کے جو اس عطیہ سے محروم ہوئے۔ ان کی گفتگو شروع ہونے سے قبل تمام قسم کے سامعین ہر طرف سے محبت اور تعریف کے ساتھ انہیں سننے کے لئے مستعد ہو جاتے۔ لوگ ان کی پُرتمکنت موجودگی پر، آپ کے شاہانہ طور اطوار پر، آپ کی محبت بھری مسکراہٹ پر، آپ کی لہراتی ہوئی ریش مبارک پر، آپ کی شکل وصورت پر جو آپ کی روح کے سنسنی خیز جذبات کی عکاسی کرتی اور وہ اشارے جو آپ کی زبان کے پُرشوکت لفظ کو ظاہر کریں، تمام باتوں پر لوگ داد دیتے اور تعریفوں کے پُل باندھتے۔ زندگی کے عام فرائض کی ادائیگی کے اوقات میں آپ بڑی استقامت کے ساتھ اپنی ملکی شائستگی کی رسوم نبھاتے۔ مکہ کے غریب ترین شہریوں کیلئے آپ کی مؤدبانہ توجہ پُروقار ہوتی تھی۔ آپ کی یادداشت وسیع اور گہری تھی۔ آپکی فراست عام فہم اور طبیعت میں ملنساری تھی۔ آپکا تصور بلند تھا۔ آپکا فیصلہ صاف ستھرا تھا۔ تیزی سے کیا جاتا اور فیصلہ کُن ہوتا۔ آپ سوچ اور عمل کی شجاعت رکھتے تھے جو اس بات پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے کہ آپ ایک اعلیٰ ترین ذہین انسان تھے۔

پھر کہتے ہیں کہ محمدؐ کا مذہبی عقیدہ ہر قسم کے شک وشبہ اور ابہام سے پاک اور قرآن خدا کی وحدت کی شاندار شہادت ہے۔ خدا کے نبی نے بتوں، انسانوں، ستاروں اور سیاروں کی پرستش کو اس معقول اصول کی بناء پر ردّ کر دیا کہ جو طلوع ہوتا ہے اسے غروب ضرور ہونا چاہئے۔ جو پیدا ہوا ہے اسے مرنا ضروری ہے۔ اور جو چیز خراب ہو سکتی ہے اس نے ضرور گل سڑ کر فنا ہونا ہے۔ اس کائنات کے خالق کے بارے میں اس کا منطقی ثبوت اس بات کا مظہر تھا اور وہ انتہائی احترام کے ساتھ ایک ازلی ابدی ہستی پر یقین رکھتا تھا جس کی کوئی شکل نہیں، جو لامحدود ہے۔ لازوال اور بے مثال ہے۔ ہمارے پوشیدہ ترین خیالات میں موجود ہوتا ہے۔ یہ سب باتیں اس کے وجود اور فطرت کا حصہ ہیں اور اپنے اندر سے ہی وہ یہ تمام اخلاقیات اور ذہنی کمال اور سنجیدہ صداقتیں رکھتا ہے۔ یہ تمام اعتقادات اس کے مریدوں میں مضبوطی کے ساتھ پائے جاتے ہیں جنہیں قرآن کے مفسروں نے میٹا فیزیکل (metaphysical) درستگی کے ساتھ بیان کیا۔ پھر کہتا ہے کہ محمد کے اقوال سچائی کے سبق اور انکے اعمال پارسائی کے سبق تھے۔"

(The Decline and Fall of the Roman Empire by Edward Gibbon vol 3 page 486, 489, 492 London 1872)

تو جو حقیقت پسند ہیں ان کو بھی ان لوگوں کو دیکھنا چاہئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مخالفت میں قدم اٹھاتے ہیں یا زبان درازی کرتے ہیں۔

پھر ایک الفونسے ڈی لیمارٹین (Alphonse de Lamartine) ہیں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھا ہے کہ ایک فلسفی، فصیح واعظ اور خطیب، ایک رسول، قانون دان، بہادر سپاہی، فاتح جدید خیالات کا موجد، منطقی قواعد و اصول کو قائم کرنے والا، بن تصویروں یا بتوں کے مذہب لانے والا، کرہ ارض پر بیس سلطنتوں کا بانی اور ایک روحانی سلطنت کا قائم کرنے والا یہ ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)۔ وہ تمام معیار جن سے کسی انسان کو ناپا جا سکتا ہے ہم اپنے آپ سے سوال کرتے ہیں کیا دنیا میں کوئی اور ایسا انسان ہے جو ان سے بڑا ہو؟

(Histoire La turquie A. De Lamartine Tome Premier page 280 Paris 1855)

پھر ایک مصنفہ کیرن آرم سٹرانگ (Karen Armstrong) ہیں (یہ موجودہ زمانے کی ہیں اور آجکل کتابیں لکھتی ہیں) یہ لکھتی ہیں کہ اسلام کو ایک غیر مقدس علوم کی شاخ میں ڈال دینا اور یہ تصور کر لینا کہ اس کا اثر اَغلب طور پر منفی رہا ہے، غلط اور غیر منصفانہ ہے۔ یہ اس قوت برداشت اور اس ہمدردی مخلوق کے جذبات کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے جو عام طور پر مغربی سوسائٹی کی معاشرت کا حصہ خیال کیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام بہت سے عیسائیت اور یہودیت کے خیالات اور اعتقادات میں ان حقیقی باتوں میں حصہ دار ہے جن میں ردّ و بدل نہیں کی گئی۔ پھر کہتی ہیں کہ اگر ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو دنیا کی اَور تاریخی ہستیوں پر پرکھتے تو یقیناً ہم انہیں دنیا کی بڑی شخصیتوں کے برابر پاتے۔ (خیر یہ تو اس کی غلط بات ہے۔ بہت بالا پاتے، جس طرح کہ پہلے انہوں نے لکھا ہے) ایک کامل ادبی شاہکار کی تخلیق اور ایک بڑے مذہب کی بنیاد اور دنیا کے نظام نو کی بنیاد کوئی معمولی کارنامے نہیں ہیں۔ کہتی ہیں کہ مَیں نے یہ کتاب اس لئے لکھی ہے کہ جب رشدی نے کتاب لکھی تھی تو مجھے یہ بات ازحد قابل رحم لگی رشدی کا محمد کے متعلق بیان ایک ایسا بیان تھا جسے مغربی دنیا کے لوگ پڑھنا چاہتے تھے۔ اس لئے مجھے یہ بہت اہم لگا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اصلی و سچی کہانی بھی لوگوں تک بہم پہنچائی جائے کیونکہ وہ دنیا کی ایک ایسی قابل ذکر ہستی تھی جو دنیا میں زندہ رہی یا اس دنیا میں پیدا ہوئی۔

پھر کہتی ہیں کہ یہ خیال ہی کر لینا کہ محمدؐ کسی ایسی چیز کی بنیاد رکھیں گے جس میں وہ خوشی محسوس کریں کہ ان کے نام پر اس طرح خون بہایا جائے (گیارہ ستمبر والے واقعہ کی طرف اشارہ ہے) ان کے خلاف ایک غیر واضح الزام ہے کیونکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی تمام زندگی اس قسم کے بلا تفریق عام خون بہانے کے انسداد کے لئے گزاری ہے۔ پھر کہتی ہیں کہ محمدؐ جہاد کے عام معنوں کا پرچار کرنے والوں کی بجائے وہ تو امن کا شہزادہ تھا۔

(Muhammad a biography of the Prophet by Karen Armstrong page 11, 12, 14, 52. book readers international Quatta 2004)

پھر مائیکل ایچ ہارٹ (Michael H. Hart) ہیں۔ کہتے ہیں کہ دنیا کے سب سے زیادہ اثر ورسوخ رکھنے والی شخصیات میں میرا سب سے پہلے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو انتخاب کرنا بعض قارئین کو ضرور حیران کر دے گا اور کچھ لوگ سوال کریں گے لیکن تاریخ انسانی میں صرف وہی ایک شخص تھا جو دینی اور دنیاوی ہر دو امور کی سطح پر سب سے زیادہ کامیاب تھا۔

(The 100 A ranking of the most influential persons in history by Michael H. Hart page 33 New York 2008)

یہ اسٹرانومی اور فزکس کے پروفیسر ہیں۔ امریکہ میں بھی انہوں نے کام کیا ہے۔

پھر سیزر ای فرح (Caesar E. Farah) ہیں۔ انہوں نے لکھا ہے کہ محمدؐ واقعی طور پر تاریخ کی بڑی ہستیوں میں سے ایک ہیں۔ دس سال کے مختصر عرصہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اپنے مشن میں کامیاب ہو جانا آپ کے مذہب اور آپ کے حسن اخلاق پر آپ کو خراج عقیدت ادا کرنے کا مستحق بنا دیتا ہے۔ آپ کی زندگی اور آپ کا کام آپ کی ذہانت کی زندہ گواہ ہے۔ آپ نے اتنی بنیادی اور ضروری تبدیلیاں ایسی قوموں اور لوگوں میں پیدا کر دیں جو اپنی کبھی نہ مٹنے والی خودستائی اور تکبر اور سرکشی کا ازل سے شکار تھے۔

(Islam by Caesar E. Farah Ph.D page 61 Edition 7th USA 2003)

پھر کیرس ویڈی (Charis Waddy) اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ اسلام کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیشہ اس بات پر قائم رہے کہ وہ بھی تمام دوسرے انسانوں کی طرح ایک بشر ہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنا پیامبر بنایا اور اپنا کلام قرآن مجید ان پر الہام فرمایا ہے۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی پُرتاثیر کامیابی کا راز اپنے مولیٰ کی اطاعت اور اپنی ذات کو مکمل طور پر اس کے احکامات و ہدایات کے مطابق ڈھال لینے میں ہے۔ انہوں نے یہ تمام کارنامہ اپنی ذاتی طاقت سے نہیں کیا بلکہ وہ عظیم الٰہی طاقت کے آلہ کار بنے۔ ان کو کوئی ذاتی خواہش ترقی کی طرف نہیں لے کر گئی۔ اپنے مشن کی کامیابی کیلئے بار بار آپ کو اپنی ایگو (ego) میں کشمکش کا سامنا رہتا اور تسخیر نفس کیلئے کوشاں رہتے۔ اگرچہ وہ اس دنیا میں ہماری طرح ہی کاموں میں مصروف رہتے تھے لیکن مکمل خدا کیلئے تھے اس طریق سے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک سچے انسان کا مقدس فریضہ انجام دیا جو انسانیت کا اصل مقصد ہے اور اسی لئے آپ کو انسان کامل کہا جاتا ہے۔

(The Muslim Mind by Charis Waddy page 36 Longman London & New York 1976)

ایک لکھنے والے مائیکل ایچ ہارٹ (Michael H. Hart) ہیں۔ کہتے ہیں دنیا میں عیسائیوں کی آبادی مسلمانوں سے تقریباً دوگنی ہے اس لئے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا درجہ عیسیٰ سے اونچا بتایا جانا عجیب لگے گا۔ اس فیصلہ کی دو بڑی وجوہات ہیں۔ کہتے ہیں کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کا درجہ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) سے اونچا ہے۔ کہتے ہیں اس فیصلہ کی دو بڑی وجوہات ہیں۔ پہلی یہ کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسلام کی ترقی میں بہت اہم کردار ادا کیا ہے بہ نسبت عیسیٰ (علیہ السلام) کے جو انہوں نے عیسائیت کی ترقی کے لئے ادا کیا۔ اگرچہ عیسائیت کے اخلاقی اور عملی اصولوں کے ذمہ دار عیسیٰ (علیہ السلام) ہی تھے۔ اگرچہ یہ رسول یہودیت سے مختلف بھی تھے لیکن عیسائی دین کو اصلی نشوونما دینے والا سینٹ پال تھا۔ عیسائیت کے اصولوں میں تبدیلی لانے والا اور عہد نامہ جدید کے بڑے حصہ کا مصنف بھی وہی سینٹ پال تھا لیکن محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دین اسلام اور اس کے اخلاقی اور عملی اصولوں کے ذمہ دار تھے۔ انہوں نے نئے مذہب اور اس کے اخلاقی اور عملی اصولوں کے پھیلانے اور قائم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ وہ اسلامی مقدس کتاب یعنی قرآن کے مصنف بھی ہیں جو ان کے خیال کے مطابق خدا کی طرف سے الہام کی گئی۔ اس کے زیادہ تر ارشادات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی جمع کر لئے گئے تھے۔ پھر کہتے ہیں کہ اگرچہ قرآن مسلمانوں کے نزدیک اتنا ہی اہم ہے جتنی کہ بائبل عیسائیوں کے نزدیک لیکن قرآن کے وسیلے سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا اثر بہت زیادہ رہا ہے۔ یہ اغلب ہے کہ اسلام پر محمد کا اثر عیسیٰ اور سینٹ پال کی نسبت زیادہ ہے۔

(The 100 A ranking of the most influential persons in history by Michael H. Hart page 38-39 New York 2008)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "وہ انسان جس نے اپنی ذات سے، اپنی صفات سے، اپنے افعال سے، اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قُویٰ کے پُرزور دریا سے کمال تام کا نمونہ **عِلْمًا وَ عَمَلًا وَ صِدْقًا وَ ثَبَاتًا** دکھلایا اور انسان کامل کہلایا......

وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالَم کا عالَم مرا ہوا اسکے آنے سے زندہ ہو گیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء، امام الاصفیاء، ختم المرسلین، فخر النبیین، جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تُو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔ اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دنیا میں آئے جیسا کہ یونس اور ایوب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحییٰ اور زکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہیں تھی اگرچہ سب مقرب اور وجیہ اور خدا تعالیٰ کے پیارے تھے۔ یہ اسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دنیا میں سچے سمجھے گئے۔ **اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ**......"

(اتمام الحجۃ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 308)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو حقیقی طور پر اپنے اوپر لاگو کرنے والا بنائے اور اس پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے جس کو لے کر آپ اٹھے تھے اور وہ اُسوہ ہم میں سے ہر ایک اپنے میں قائم کرنے کی کوشش کرے جس کو دیکھتے ہوئے غیروں کو بھی اور یہ جو نیک فطرت لوگ تھے ان کو بھی یہ کہنے پر مجبور کر دیا کہ آپ کا ہر فعل اور قول صدق اور سچائی کی ایک مثال تھا۔ اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عاشقِ صادق، اس پیارے مسیح کے مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں اور اپنی تمام تر طاقتیں صرف کر دیں تا کہ جلد سے جلد دنیا کو حقیقی اسلام اور احمدیت کے جھنڈے تلے لے آئیں اور ہر جگہ دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا لہرانے لگے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ یہی ایک چیز ہے جس سے دنیا کی بقا ہے ورنہ دنیا جس تیزی سے ہلاکت کی طرف جا رہی ہے اب اس کو کوئی نہیں بچا سکتا۔ یہ جتنے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہ اعتراض کرنے والے ہیں اگر امن چاہتے ہیں، دنیا کی بقا چاہتے ہیں، دنیا کو ہلاکت سے بچانا چاہتے ہیں تو ان کو بہرحال اس تعلیم پر عمل کرنا پڑے گا اور اس جھنڈے تلے آنا پڑے گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا ہے اور آپ کی تعلیم ہے۔

اب دعا کے بعد جلسہ اختتام کو پہنچے گا۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ آجکل عالم اسلام بڑی مشکلات میں ہے تو یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہر شر سے بچائے اور ان کی لیڈر شپ کو بھی عقل دے کہ وہ صحیح فیصلے کرنے والے ہوں اور اپنے ذاتی مفادات کی خاطر مسلمان اُمّت کے مفادات کو قربان نہ کرنے والے ہوں۔

اسی طرح اب بہت سارے واپس جانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی خیریت سے لے کر جائے اور سفر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ اب دعا کر لیں۔

دعا کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک منٹ ذرا ٹھہر جائیں۔ حاضری بھی آپ کو بتا دوں اسکے بعد نعرے لگا لیں۔ اس سال کی جو ٹوٹل حاضری ہے وہ ہے انتیس ہزار آٹھ سو اٹھانوے (29898) اور اکاسی (81) ممالک کے لوگ شامل ہوئے ہیں اور گزشتہ سال یہ پچیس ہزار دو سو (25200) تھی۔ اس سال چار ہزار زائد ہے۔ اور بھی اللہ کے فضل سے پاکستان سے تین ہزار سے اوپر مہمان آئے ہیں۔ الحمد للہ۔ اور سب سے زیادہ جرمنی کے چار ہزار سے اوپر ہیں۔ ہاں جی اب لگا لیں نعرے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 22 جون 2018)

......☆......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام حضرت عکاشہ بن محصن، حضرت خارجہ بن زید حضرت زیاد بن لبید، حضرت معطب بن عبید، حضرت خالد بن بکیر رضی اللہ عنہم کی بے نظیر قربانیوں کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 1؍جون 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور نے حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کی کیا خصوصیات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی حضرت عکاشہؓ بن محصن تھے۔ آپؓ کا شمار کبار صحابہ میں ہوتا ہے۔ بدر کے موقع پر آپ کی تلوار ٹوٹ گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ایک لکڑی دی تو وہ آپ کے ہاتھ میں گویا نہایت تیز اور صاف لوہے کی تلوار بن گئی۔ آپ اسی سے لڑے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ اسی تلوار کے ساتھ آپؓ تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ یہ تلوار وفات تک آپ کے پاس ہی تھی۔ اس کا نام عون تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو بشارت دی تھی کہ تم جنت میں بغیر حساب کے داخل ہو گے۔ غزوہ بدر کے موقع پر رسول اکرم ﷺ نے صحابہ سے فرمایا کہ عرب کا بہترین شہسوار ہمارے ساتھ شامل ہے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون شخص ہے؟ فرمایا عکاشہ بن محصن۔ آنحضرتؐ نے حضرت عُکاشہؓ کو مختلف سرایا میں امیر بنا کر بھیجا۔

سوال سورۃ النصر کے نزول کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے صحابہ سے کیا سوال کیا اور صحابہ نے اس کا کیا جواب دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب آنحضرت ﷺ پر سورۃ النصر نازل ہوئی تو آپؐ نے حضرت بلالؓ کو اذان دینے کا حکم دیا۔ نماز کے بعد آپؐ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا جسے سن کر لوگ بہت روئے۔ پھر آپؐ نے پوچھا: اے لوگو میں کیسا نبی ہوں؟ اس پر لوگوں نے کہا اللہ آپ کو جزا دے۔ آپ سب سے بہترین نبی ہیں۔ آپ ہمارے لئے رحیم باپ کی طرح اور شفیق اور نصیحت کرنے والے بھائی کی طرح ہیں۔ آپ نے ہم تک اللہ کا پیغام اور اس کی وحی پہنچائی اور حکمت اور اچھی نصیحت سے ہمیں اپنے رب کے راستے کی طرف بلایا۔ پس اللہ آپ کو بہترین جزا دے جو وہ اپنے انبیاء کو دیتا ہے۔

سوال حضور انور نے حضرت عکاشہؓ کی آنحضرت ﷺ سے محبت کا کیا ایمان افروز واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک موقع پر آنحضرتؐ نے مسلمانوں سے اللہ کی قسم دے کر پوچھا کہ اگر کسی پر میری طرف سے کوئی ظلم یا زیادتی ہوئی ہو تو وہ کھڑا ہو اور میرے سے بدلہ لے۔ آپؐ نے تین بار قسم دے کر پوچھا تو حضرت عُکاشہؓ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ میں آپ کے ساتھ ایک غزوہ میں تھا۔ میں آپ کے پاؤں کو بوسہ دینے کے لیے آیا تو آپ نے اپنی چھڑی ماری جو میرے پہلو میں لگی۔ اس پر آپؐ نے فرمایا اللہ کے جلال کی قسم کہ خدا کا رسول جان بوجھ کر تجھے نہیں مار سکتا۔ بہر حال آپ نے وہ چھڑی منگوائی اور عُکاشہ کو پکڑائی اور فرمایا اے عکاشہ مارو۔ حضرت عکاشہ نے عرض کی یا رسول اللہؐ جب آپ نے مجھے مارا تھا تو اس وقت میرے پیٹ پر کپڑا نہیں تھا۔ آپؐ نے اپنے پیٹ سے کپڑ ہٹایا۔ حضرت عُکاشہ نے آپؐ کے بدن کی سفیدی دیکھی تو دیوانہ وار آگے بڑھے اور آپؐ کے بدن کو چُومنے لگے اور عرض کی کہ کس کا دل گوارا کر سکتا ہے کہ وہ آپؐ سے بدلہ لے۔ آپؐ نے فرمایا: یا بدلہ لینا ہے یا معاف کرنا ہے۔ اس پر حضرت عُکاشہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے معاف کیا اس امید پر کہ اللہ قیامت کے دن مجھے معاف فرمادے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عکاشہ کو ان کی اس محبت کے بدلے میں کیا خوشخبری دی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپؐ نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جو جنت میں میرا ساتھی دیکھنا چاہتا ہے وہ اس بوڑھے شخص کو دیکھ لے۔ پس مسلمان اٹھے اور حضرت عُکاشہ کا ماتھا چومنے لگے اور ان کو مبارکباد دینے لگے کہ تو نے بہت بلند مقام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کو پالیا۔

سوال حضور انور نے حضرت خَارِجہ بن زیدؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خارجہ بن زیدؓ کا تعلق خزرج کے خاندان اَغَرّ سے تھا۔ آپکی بیٹی حضرت حَبِیبہ بنت خارجہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی اہلیہ تھیں جن کے بطن سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صاحبزادی حضرت اُمّ کلثوم پیدا ہوئیں۔ رسول اللہؐ نے حضرت خارجہ بن زیدؓ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ انہوں نے عقبہ میں بیعت کی تھی۔ ہجرت مدینہ کے بعد حضرت ابو بکر صدیق نے حضرت خارجہ بن زیدؓ کے گھر قیام کیا تھا۔

سوال جنگ احد میں حضرت خَارِجہ بن زیدؓ نے کس جوانمردی کا ثبوت دیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے۔ غزوۂ اُحد میں بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے شہادت کا رتبہ پایا۔ حضرت خارجہ اور حضرت سعد بن ربیع جو کہ آپ کے چچازاد بھائی تھے دونوں کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔ اُحد کے دن حضرت عباس بن عُبادۃ نے اپنا خَود اور اپنی زرہ اتاری اور حضرت خارجہ بن زید سے پوچھا کہ کیا آپ کو اس کی ضرورت ہے؟ حضرت خارجہ نے کہا نہیں جس چیز کی تمہیں آرزو ہے وہی میں بھی چاہتا ہوں۔ پھر وہ سب دشمن سے بھڑ گئے۔

سوال حضور انور نے حضرت زیاد بن لبیدؓ کے کیا حالات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی حضرت زیاد بن لبید تھے۔ ان کی والدہ کا نام عمرہ بنت عبید بن مطروف تھا۔ حضرت زیاد کا ایک بیٹا عبداللہ تھا۔ عقبہ ثانیہ میں ستّر اصحاب کے ساتھ آپ نے اسلام قبول کیا اور مدینہ واپس آ کر اپنے قبیلہ بنو بَیَاضہ کے بت توڑ دیئے۔ پھر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مکہ چلے گئے اور وہیں مقیم رہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی تو آپ نے بھی آنحضرت ﷺ کے ساتھ ہجرت کی۔ اس لئے حضرت زیاد کو مہاجر انصاری کہا جاتا ہے۔ حضرت زیاد غزوۂ بدر، اُحد، خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ ﷺ کے ہمرکاب تھے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت زیاد کی کیا خدمات بیان فرمائیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: محرم نو ہجری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زیاد کو حضر موت کے علاقے کا محصّل مقرر فرمایا۔ حضرت عمر کے دَور تک آپ اسی خدمت پر مامور رہے۔ اکتالیس ہجری میں وفات پائی۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اشعث بن قیس الکندی کے ارتداد اختیار کرنے پر حضرت زیاد کو اس کی سرکوبی کے لئے مقرر کیا تھا۔

سوال حضور انور نے حضرت معطب بن عبیدؓ کے کیا حالات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ کے ایک صحابی حضرت مُعَطِّب بن عُبَیۡد تھے۔ آپ کی کوئی اولاد نہیں تھی۔ آپ کے بھتیجے اُسَیر بن عُروۃ آپ کے وارث ہوئے۔ غزوۂ بدر اور اُحد میں شریک ہوئے اور انہوں نے یوم الرجیع میں شہادت پائی۔

سوال حضور انور نے حضرت خالد بن بکیرؓ کے کیا واقعات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خالد بن بُکَیر حضرت عاقل حضرت عامر، حضرت ایاس نے اکٹھے دار ارقم میں اسلام قبول کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن بُکَیر اور حضرت زید بن دَثِنہ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ آپ غزوۂ بدر اور غزوۂ اُحد میں موجود تھے اور رجیع کے واقعہ میں آپ بھی شہید ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے غزوہ بدر سے پہلے ایک سریہ عبداللہ بن جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں قریش کے قافلہ کے لئے روانہ فرمایا اس میں حضرت خالد بن بُکَیر بھی شامل تھے۔ آپ صفر 4 ہجری کو 34 سال کی عمر میں جنگ رجیع میں عاصم بن ثابت اور مَرۡثَد بن ابی مَرۡثَد غَنَوِی کے ساتھ قبائل عَضَل و قارہ کے ساتھ لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

سوال حضرت حسان بن ثابتؓ نے مقام رجیع میں شہید ہونے والوں کے لیے کیا شعر کہا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت حسانؓ بن ثابت نے کہا کہ

اَلَا لَیۡتَنِی فِیۡھَا شَھِدۡتُ ابۡنَ طَارِقٍ
وَزَیۡدًا وَمَا تُغۡنِی الۡاَمَانِیۡ وَمَرۡثَدَا
فَدَافَعۡتُ عَنۡ حِبِّی خُبَیۡبٍ وَ عَاصِمٍ
وَکَانَ شِفَاءً لَوۡ تَدَارَکۡتُ خَالِدَا

کہ کاش میں اس (واقعہ رجیع) میں ابن طارق اور زید اور مَرثَد کے ساتھ ہوتا۔ اگرچہ آرزوئیں کچھ کام نہیں آتیں۔ تو میں اپنے دوست خُبیب اور عاصم کو بچاتا اور اگر میں خالد کو پالیتا تو وہ بھی بچ جاتا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام صحابہ کے مقام کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس خدائے محسن کا شکر ہے جو احسان کرنے والا اور غموں کو دور کرنے والا ہے اور اس کے رسول پر درود اور سلام جو اِنس اور جن کا امام اور پاک دل اور بہشت کی طرف کھینچنے والا ہے۔ اور اس کے ان اصحاب پر سلام جو ایمان کے چشموں کی طرف پیاسوں کی طرح دوڑے اور گمراہی کی اندھیری راتوں میں علمی اور عملی کمال سے روشن کئے گئے۔ جو دن کے میدانوں کے شیر اور راتوں کے راہب ہیں اور دین کے ستارے ہیں۔ خدا کی خوشنودی ان سب کے شامل حال ہے۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے کن کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جمعہ کے بعد میں ایک جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرم اسماعیل مالا گالا صاحب مبلغ یوگنڈا کا ہے۔ یہ 25؍مئی کو نماز جمعہ سے قبل دل کی تکلیف کی وجہ سے ان کو دل کا حملہ ہوا۔ اور اپنے خالق حقیقی سے جاملے 64 سال ان کی عمر تھی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

خَیۡرُ الزَّادِ التَّقۡوٰی

(سب سے بہتر زادراہ تقوی ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 30/اگست 2018ء بروز جمعرات 11 بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ طاہرہ پروین صاحبہ

اہلیہ مکرم محمد صفدر رانا صاحب (لوئر مورڈن، یو.کے)

27/اگست کو 57 سال کی عُمر میں مختصر علالت کے بعد بعارضہ کینسر وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق چک 169 مُراد سے تھا۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے نانا مکرم چوہدری محمد حُسین گل صاحب کے ذریعہ آئی۔ جنہیں مخالفت کی وجہ سے گاؤں سے نکال دیا گیا اوران کی فصلوں کو آگ لگائی گئی۔ لیکن انہوں نے بڑی بہادری سے تمام حالات کا مقابلہ کیا اور احمدیت کے ساتھ اخلاص کے ساتھ چمٹے رہے۔ مرحومہ نیک، دُعا گو، صوم وصلوۃ اور تہجد کی پابند، انتہائی سادہ، ہمدرد اور غریب پرور خاتون تھیں۔ ہمیشہ نماز فجر سے قبل قرآن کریم کی تلاوت کیا کرتی تھیں۔ جرمنی اور یو کے میں اپنی مجلس میں بطور سیکرٹری تعلیم و تربیت خدمت کی توفیق پائی۔ اس دوران کثرت سے مستورات اور بچیوں کو قُرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھانے کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ سعیدہ ماجدہ صاحبہ

اہلیہ مکرم میاں عبدالماجد رحمانی صاحب (جرمنی)

15/اگست 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مفتی فضل احمد صاحب (آف بھیرہ) کی بیٹی اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی بھتیجی تھیں۔ مرحومہ نے چنیوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور سرگودھا میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوۃ کی پابند، خلافت سے بے پناہ عقیدت رکھنے والی، غریب پرور، عشق الٰہی سے سرشار بہت مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ بے شمار احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم ملک عزیز احمد اعوان صاحب (سابق معلم وقف جدید) ابن مکرم ملک فضل داد اعوان صاحب (خانپور ضلع چکوال، حال مقیم دارالفتوح غربی، ربوہ)

17/اگست 2018ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کا تعلق خانپور ضلع چکوال سے تھا۔ آپ واقف زندگی تھے۔ قیام پاکستان سے قبل 1944ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان سے تعلیم حاصل کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کو خدمت کیلئے اپنے آبائی گاؤں میں بھجوایا جہاں آپ گورنمنٹ اسکول خانپور میں تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اپنی جماعت خانپور میں بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق پائی۔ 1974ء اور 1984ء میں برادری اور خاندان کی طرف سے شدید مخالفت کا سامنا رہا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے حکم پر آپ نے والد صاحب کے ہمراہ مع اہل وعیال ربوہ ہجرت کی۔ کچھ عرصہ مدرسۃ الظفر میں بطور استاد خدمت بجالانے کے علاوہ مختلف جماعتوں میں بطور معلم خدمت کی توفیق پائی۔ بعدازاں دفتر وقف جدید میں بطور کارکن خدمت بجالاتے رہے اور 2008ء میں ریٹائر ہوئے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(3) مکرم عبدالحمید بھٹی صاحب

(کلسیاں بھٹیاں ضلع شیخوپورہ)

5/جون 2018ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ ایک مخلص باوفا انسان تھے۔ اپنی مقامی مجلس میں قائد خدام الاحمدیہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ جماعت کلسیاں بھٹیاں کی مسجد کے لئے وسیع جگہ دی اور اس کی تعمیر میں اپنی ساری پنشن لگادی۔ مرحوم پرجوش داعی الی اللہ تھے۔

(4) مکرمہ مجیداں بی بی صاحبہ

اہلیہ مکرم محمد فاضل صاحب (ربوہ)

16/جنوری 2018ء کو 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ صوم وصلوۃ کی پابند تہجد گزار، مالی قربانی میں پیش پیش، ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والی ایک نیک مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔

(5) مکرم محمد حلیم خان صاحب

(سمور، یو.پی، انڈیا)

5/اگست 2018ء کو 63 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ نے جوانی میں احمدیت قبول کی تھی۔ نیک، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آخری وقت تک بطور عارضی معلم خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور پانچ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم محمد بشارت خان صاحب انسپکٹر بیت المال آمد ہیں اور دو بیٹیاں بھی قادیان میں ہی بیاہی ہوئی ہیں۔

(6) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم احمدالدین صاحب (کارکن وکالت مال اوّل تحریک جدید ربوہ)

24/اگست 2018ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 87 سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(7) عزیزم ذیشان احمد منیر

ابن مکرم منیر احمد صاحب (دارالنصر وسطی، ربوہ)

25/اگست 2018ء کو ناصر سپورٹس کمپلیکس میں پانی والے کولر سے کرنٹ لگنے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے دادا مکرم ملک پیر محمد صاحب (المعروف ٹانگے والے) ضلع جالندھر سے ہجرت کرکے لاہور آئے تھے جہاں کچھ دیر قیام کے بعد سندھ چلے گئے اور وہیں پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ 1968ء سے دارالنصر وسطی میں قیام پذیر ہیں۔ مرحوم نے امسال نصرت جہاں کالج بوائز سے 68 فیصد نمبر کے ساتھ ایف ایس سی کا امتحان پاس کیا۔ پسماندگان میں دادا اور والدہ کے علاوہ ایک بہن بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرم کمانڈر عبدالمؤمن صاحب

(خیابان سحر حلقہ کلفٹن، کراچی)

28/دسمبر 2016ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد محترم ای احمد صاحب نے سورج و چاند گرہن کا نشان دیکھ کر غائبانہ طور پر بیعت کی تھی۔ مرحوم بچپن ہی سے نماز روزہ کے پابند، تہجد گزار، ضرورت مندوں کا خیال رکھنے والے، نیک اور دعا گو انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہری دلی وابستگی تھی۔ فجر کے بعد روزانہ قرآن کا ایک سپارہ بہت گہرائی سے پڑھتے۔ ان کا بچپن بہت غربت میں گزرا۔ آپ کی پروموشن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی دعا سے معجزانہ طور پر ہوئی۔ ہر کام مشورہ سے کرتے تھے۔ 27 سال تک متواتر شوریٰ میں شریک ہونے کی توفیق پائی۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے داماد تھے۔

(9) مکرمہ خولہ صدیقہ صاحبہ

اہلیہ مکرم خالد محمود قریشی صاحب (مسلم ٹاؤن لاہور)

30/اپریل 2018ء کو وفات پاگئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ نہایت دیندار اور سادہ طبیعت کی مالک، خوش مزاج، ہمسایوں کے ساتھ اچھا تعلق رکھنے والی ہمدرد اور بہت مخلص خاتون تھیں۔ جماعت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کے حصہ لیا کرتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Mob: 9647960851
9082768330
Branch: Aroti Tola Po muluk
Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road
Po.Bartala, Kolkata-18
طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ سانتی نکیتن، بھولپور، بیربھوم۔ بنگال)

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ میرا عقیدہ ہے اور لٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے......میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ

اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن، جلد 7 صفحہ 67)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9201: مَیں راجو احمد ولد مکرم ابوالرحمن صاحب۔ قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 30 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن کھوکٹہ ضلع کوچ بہار صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/اگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/1600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صحر الدین میاں　　العبد: راجو احمد　　گواہ: نور الزماں

مسل نمبر 9202: مَیں ابوالرحمن ولد مکرم شمشیر علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 64 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن کھولٹا ضلع کوچ بہار صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/اگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 10 کٹھہ۔ میرا گزارہ آمد از زراعت ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صحر الدین میاں　　العبد: ابوالرحمن　　گواہ: نور الزماں

مسل نمبر 9203: مَیں مومن الاسلام ولد مکرم حیدر علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 30 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن منیداس پاڑہ ڈاکخانہ کھولٹا ضلع کوچ بہار صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/اگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صحر الدین میاں　　العبد: مومن الاسلام　　گواہ: نور الزماں

مسل نمبر 9204: میں صحر الدین میاں ولد مکرم امیر الدین میاں صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 65 سال تاریخ بیعت 1996، ساکن کھولٹا ضلع کوچ بہار صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/اگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین 5 کٹھہ۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ابوالرحمن　　العبد: صحر الدین میاں　　گواہ: نور الزماں

مسل نمبر 9205: مَیں نسیمہ پروین زوجہ مکرم مومن الاسلام صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال تاریخ بیعت 2017، ساکن منی داس پاڑہ ڈاکخانہ کھولٹا ضلع کوچ بہار صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/اگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 8 آنہ 22 کیریٹ، حق مہر بذمہ شوہر۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: صحر الدین میاں　　الامۃ: نسیمہ پروین　　گواہ: مومن الاسلام

مسل نمبر 9206: مَیں ساجد شہاب ولد مکرم محمد شہاب الدین صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن 42 نمبر برائٹ اسٹریٹ (1st فلور) ضلع کولکاتہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/اگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالحمید کریم　　العبد: ساجد شہاب　　گواہ: معشوق عالم صابر

مسل نمبر 9207: مَیں صوفیہ ساجد زوجہ مکرم ساجد شہاب صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی، ساکن 24 برائٹ اسٹریٹ (1st فلور) ضلع کولکاتہ صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/اگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/80,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی کان، ہاتھ اور گلے کے زیورات 50 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالحمید کریم　　الامۃ: صوفیہ ساجد　　گواہ: نسیم احمد

مسل نمبر 9208: مَیں شرمیلہ خان زوجہ مکرم فیروز خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 53 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن ترو ینی ٹول روڈ نمبر 1 (اِیڈن انگلش اسکول) جے گاؤں (علی پوردوار) صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/اگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کنگن 10 گرام، 2 عدد چین 1.5 تولہ، انگوٹھی 5 آنہ، بالی 4 آنہ (تمام زیورات 22 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد صغیر عالم　　الامۃ: شرمیلہ خان　　گواہ: فیروز خان

مسل نمبر 9209: مَیں مجبن النساء بی بی زوجہ مکرم عبدالحمید صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال تاریخ بیعت 1992، ساکن بھاگتو چوپاٹی (چھوٹا مچیا بستی) جے گاؤں (علی پوردوار) صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5/اگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد صغیر عالم　　الامۃ: مجبن النساء بی بی　　گواہ: نور عالم

مسل نمبر 9210: مَیں شہاج الدین ولد مکرم ابصار میاں صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان عمر 66 سال تاریخ بیعت 1986، ساکن جے گاؤں (چھوٹا میچیا بستی) ضلع علی پوردوار صوبہ بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4/اگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین مع مکان 1.42 کٹھہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد صغیر عالم　　العبد: شہاج الدین　　گواہ: نصار حسین

کلامُ الامام

”جو اسلام کی عزت اور اس کیلئے غیرت نہیں رکھتا
خدا کو اُس کی عزت اور اُس کی غیرت کی پروا نہیں ہوتی“
(ملفوظات، جلد 1، صفحہ 111)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِیپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

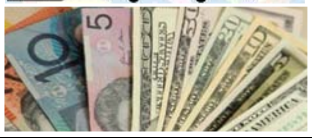

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002

طالبِ دعا: سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حب اطہرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS **نونیت جیولرز**
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالبِ دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوۡ تَقَوَّلَ عَلَیۡنَا بَعۡضَ الۡاَقَاوِیۡلِ○لَاَخَذۡنَا مِنۡہُ بِالۡیَمِیۡنِ○ثُمَّ لَقَطَعۡنَا مِنۡہُ الۡوَتِیۡنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT

CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
صوبہ تلنگانہ

Prop. Zuber   Cell : 9886083030 9480943021

ಜುಬೇರ್

ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985

OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271   Pro. SK.Sultan   97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
- Rajahmundry
- Kadiyapu lanka, E.G.dist.
- Andhra Pradesh 533126.
- #email. oxygennursery786@gmail.com

Love for All...Hatred for None

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 953053272

Prop. Tanveer Akhtar   8010090714, 8447373088

FANZY COLLECTIONS

Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani

A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619   Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

ارشاد باری تعالیٰ

اِتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (سورۃ البقرہ:279)

اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

Prop. AFZAAL A SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ (سورۃ البقرہ:187)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

’’جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا‘‘

(ترمذی، باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلام الامام

’’تم لوگ متقی بن جاؤ اور
تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا‘‘

(ملفوظات، جلد1، صفحہ 200)

طالب دُعا: سکینۃ الدین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندر آباد

کلام الامام

’’اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق
حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو، تو نماز پر کاربند ہو جاؤ‘‘

(ملفوظات، جلد1، صفحہ 108)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، صوبہ تلنگانہ)

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ 20

کے ہمراہ تھے۔ غزوہ طائف میں شہید ہوئے۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت سہیل بن وہب۔ ابتدائی زمانے میں اسلام لائے۔ اسلام لانے کے بعد حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ جب اسلام کی اعلانیہ تبلیغ ہونے لگی تو مکہ واپس آ گئے اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدینہ گئے۔ آپ غزوہ بدر، احد اور خندق اور تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ مدینہ میں ان کی وفات ہوئی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

پھر حضرت طفیل بن حارث ایک صحابی تھے۔ آپ اپنے بھائی حضرت عبیدہ اور حضرت حسیب کے ساتھ غزوہ بدر احد خندق اور تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے۔ آپ کی وفات 70 سال کی عمر میں 32 ہجری کو ہوئی۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت ابوصلید اسیرۃ بن عمرو۔ بدر اور دیگر غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ رہے۔ آپ کے بیٹے عبداللہ آپ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا اور اس وقت دیگیں چڑھی ہوئی تھیں جن میں گدھے کا گوشت پک رہا تھا تو ہم لوگوں نے ان دیگوں کو اُلٹ دیا۔

پھر حضرت ثعلبہ بن حاطب انصاری ایک صحابی تھے۔ غزوہ بدر احد اور بعض دوسرے غزوات میں شریک ہوئے۔ آپ کے متعلق روایت آتی ہے کہ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یارسول اللہ دعا کریں کہ اللہ مجھے مال عطا فرمائے۔ آپؐ اسے ٹالتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے تیسری مرتبہ یہی سوال کیا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کیلئے دعا کی۔ اس دعا کی برکت سے آپ کو اتنا مال ملا کہ وادی بکریوں سے بھر گئی۔ ایک مرتبہ آنحضورؐ نے زکوٰۃ لینے کیلئے کچھ آدمیوں کو ان کے پاس بھیجا تو انہوں نے ٹال مٹول سے کام لیا جس پر زکوٰۃ نہ دینے والوں کے متعلق قرآن کریم میں آیات نازل ہوئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس واقعہ کے متعلق میرے دل میں خیال گزرا کہ یہ واقعہ ایک بدری صحابی کے متعلق نہیں ہوسکتا جن کی مغفرت کی خبر اللہ نے دی ہے۔ چنانچہ علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے تحقیق سے ثابت کیا ہے کہ یہ ملتے جلتے ناموں والی دو الگ شخصیتیں ہیں اور یہ واقعہ ثعلبہ بن ابی حاطب کا ہے نہ کہ ثعلبہ بن حاطب انصاری کا۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ جزا دے علامہ ابن حجر عسقلانی کو کہ انہوں نے اس مسئلہ کو بڑا کھول کے بیان کر دیا اور یہ جو الزام لگ رہا تھا ان بدری صحابی پہ اس سے ان کی بریت ثابت ہوگئی۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت سعد بن عثمان بن خلدہ انصاری۔ غزوہ بدر میں شامل ہوئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 80 سال تھی۔

پھر ایک صحابی حضرت عامر بن امیہ ہیں۔ بدر میں شامل تھے اور احد میں شہید ہوئے۔ حضرت ھشام بن عامر سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے احد کے شہداء کو دفنانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ وسیع قبر کھودو اور دو یا تین کو ایک قبر میں اتار دو۔ فرمایا کہ جس کو قرآن زیادہ آتا ہو اس کو پہلے اتارو۔ حضرت عامر بن امیہ کو دو آدمیوں سے پہلے قبر میں اتارا گیا۔

حضرت عمرو بن ابی سرح ایک صحابی تھے۔ 30 ہجری کو مدینہ منورہ میں حضرت عثمان کے دور میں انکی وفات ہوئی۔ غزوہ بدر، احد اور خندق میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔

پھر حضرت اسمع بن حسین ایک صحابی تھے۔ بدر میں شامل ہوئے تھے۔

پھر حضرت خلیفہ بن عدی ایک صحابی ہیں۔ غزوہ بدر اور احد میں شریک تھے۔ غزوہ بدر سے پہلے مشرف باسلام ہوئے۔ حضرت علی کے عہد خلافت میں پیش آنے والی تمام لڑائیوں میں انکے ساتھ شریک ہوئے۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت معاذ بن معزان۔ واقعہ بئر معونہ میں ان کی شہادت ہوئی۔ غزوہ بدر اور احد میں شریک تھے۔

پھر حضرت سعد بن زید الاشعری ایک صحابی تھے۔ غزوہ بدر میں شریک ہوئے بعض کا خیال ہے کہ بیعت عقبہ میں بھی شریک ہوئے۔ غزوہ بدر احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ روایت ہے کہ حضرت سعد بن زید نے ایک نجرانی تلوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ میں دی تھی آپ نے وہ تلوار حضرت محمد بن مسلمہ کو عنایت کر دی اور فرمایا تھا کہ اس سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور جب لوگ آپس میں اختلاف کرنے لگیں تو اس کو پتھر پر دے مارنا اور گھر میں گھس جانا یعنی کسی بھی قسم کے فتنہ اور فساد میں شامل نہیں ہونا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ کرے کہ ان باتوں پر عمل کرنے والے آجکل وہ مسلمان بھی ہوں جو ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں اور دنیا میں امن قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ ان صحابہ کے درجات بلند کرتا چلا جائے اور ہمیں بھی نیکیاں کرنے اور قربانیاں کرنے اور اخلاص و وفا کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

کلام الامام

’’نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی
صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے‘‘

(ملفوظات، جلد2، صفحہ 3)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔ بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔ اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 29 - November - 2018 Issue. 48

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ایمان افروز واقعات کا دلگداز و دلنشین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 23 رنومبر 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج سے پھر میں بدری صحابہ کا ذکر شروع کروں گا۔ پہلے جن صحابی کا ذکر ہے ان کا نام ہے حضرت سنان بن ابی سنان۔ غزوہ بدر سمیت جتنی لڑائیاں بھی آنحضرت ﷺ کو پیش آئیں ان تمام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔ بیعت رضوان میں سب سے پہلے کس نے بیعت کی اس کے متعلق اختلاف پایا جاتا ہے۔ لیکن واقدی کے نزدیک حضرت سنان بن ابی سنان نے سب سے پہلے بیعت کی۔ بیعت رضوان میں جب آنحضرت ﷺ نے لوگوں کی بیعت لینی شروع کی تو حضرت سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی ہاتھ بڑھایا کہ میری بیعت لیں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کس چیز پر بیعت کرتے ہو۔ حضرت سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ فتح مند ہونا یا شہادت پانا۔ اس پر دوسرے لوگوں نے بھی کہنا شروع کر دیا کہ ہم بھی اُسی بات پر بیعت کرتے ہیں جس پر حضرت سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت کی۔ حضرت سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کبار مہاجرین صحابہ میں سے تھے۔ جب طُلَیحَہ بن خُوَیلَدْ نے دعویٰ نبوت کیا تو سب سے پہلے حضرت سنان نے رسول اللہ ﷺ کو خط لکھ کر خبر دی جو اُس وقت بنو مالک پر عامل تھے۔

دوسرے صحابی حضرت مُھْجَعْ ہیں جو حضرت عمر کے غلام تھے۔ غزوہ بدر میں سب سے پہلے شہید ہوئے۔ آپ اول المہاجرین میں سے تھے۔ حضرت سعید بن مسیب کی روایت ہے کہ حضرت مہجع شہید ہوئے تو آپ کی زبان پر یہ الفاظ تھے۔ انا مھجع والی ربی ارجع۔ کہ میں مھجع ہوں اور اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والا ہوں۔

پھر حضرت عامر بن مخلد ایک صحابی تھے۔ غزوہ بدر اور غزوہ احد میں شریک ہوئے اور احد کے دن یہ شہید ہوئے۔

پھر ایک صحابی تھے حضرت حاطب بن عمرو بن عبد شمس۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں تشریف آوری سے پہلے آپ حضرت ابوبکر صدیق کی تبلیغ سے اسلام لائے تھے۔ حبشہ کی سرزمین کی طرف دو دفعہ ہجرت کی اور ایک روایت کے مطابق ہجرت اولیٰ میں سب سے پہلے جو شخص ملک حبشہ میں آئے وہ حضرت حاطب بن عمرو بن عبد شمس تھے۔ غزوہ بدر میں اپنے بھائی حضرت صلید بن عمرو کے ساتھ شریک تھے اور غزوہ احد میں بھی شریک ہوئے۔ حضرت حاطب نے حضرت سودہ کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شادی کروائی۔

پھر ایک صحابی تھے حضرت ابوحزیمہ بن اوس۔ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شرکت کی۔ ان کی وفات حضرت عثمان کے دور خلافت میں ہوئی۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت تمیم مولیٰ خراش غزوہ بدر احد میں انہوں نے شرکت کی۔

پھر حضرت منذر بن قدامہ تھے ایک صحابی۔ غزوہ بدر اور احد میں شرکت کی۔

پھر حضرت حارث بن حاطب تھے ایک صحابی حضرت حارث بن حاطب اور حضرت ابو لبابہ بن عبد المنذر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر کیلئے جا رہے تھے کہ روحہ کے مقام پر آنحضرت ﷺ نے حضرت ابولبابہ بن عبد المنذر کو مدینہ کا حاکم جبکہ حضرت حارث بن حاطب کو قبیلہ بنو عمرو بن عوف کا امیر بنا کر مدینہ واپس بھجوا دیا لیکن ان دونوں کو اصحاب بدر میں شامل فرماتے ہوئے مال غنیمت میں سے بھی حصہ دیا۔ حضرت حارث بن حاطب کو غزوہ بدر احد اور خندق سمیت بیعت رضوان میں بھی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ غزوہ خیبر میں جنگ کے دوران ایک یہودی نے قلعہ کے اوپر سے تیر مارا جو کہ حضرت حارث بن حاطب کے سر پر لگا جس سے آپ شہید ہو گئے۔

حضرت ثعلبہ بن زید ایک صحابی تھے ان کا تعلق انصار کے قبیلہ بنوخزرج سے ہے غزوہ بدر میں یہ شامل ہوئے تھے۔ بڑے مضبوط دل اور عزم و ہمت کے مالک تھے۔

حضرت عقبہ بن وہب ایک صحابی تھے۔ غزوہ بدر اور احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں آنحضور ﷺ کے ساتھ شامل تھے۔ مدینہ میں یہود کا ایک وفد آنحضرت ﷺ سے ملنے کے لئے آیا۔ آپ نے انہیں تبلیغ کی جس کا انہوں نے کھلے طور پر انکار کیا اس پر جن صحابہ نے انہیں اس کھلے انکار پر ملامت کی ان میں حضرت عقبہ بن وہب بھی شامل تھے۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت حبیب بن اسود۔ آپ جنگ بدر اور احد میں شامل ہوئے۔

پھر حضرت حثیمہ انصاری تھے ایک صحابی۔ غزوہ بدر اور احد اور خندق اور دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ آپ نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان کے دور میں وفات پائی۔

حضرت رافع بن حارث ایک صحابی تھے۔ غزوہ بدر اور احد اور خندق سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک ہوئے۔ حضرت عثمان کے دور خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔

پھر حضرت رخیلہ بن ثعلبہ انصاری ایک بدری صحابی تھے ان کا نام بھی مختلف طریقوں سے بیان کیا جاتا ہے۔ غزوہ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ آپ جنگ صفین میں حضرت علی کے ہمراہ تھے۔

پھر حضرت جابر بن عبد اللہ بن ریاب ایک صحابی تھے حضرت جابر کو ان چھ آدمیوں میں بیان کیا جاتا ہے جو انصار میں سب سے پہلے مکہ میں اسلام لائے۔ حضرت جابر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثیں بھی بیان کی ہیں۔ بیعت عقبہ اولیٰ میں انصار میں سب سے پہلے جو اسلام لائے وہ یہی ہیں۔

حضرت ثابت بن اکرم بن ثعلبہ ایک صحابی تھے۔ آپ بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک رہے۔

جنگ موطہ میں حضرت عبد اللہ بن رواحہ کی شہادت کے بعد اسلامی جھنڈا حضرت ثابت بن اکرم نے اٹھایا اور کہا کہ اَے مسلمانوں کے گروہ! اپنے میں سے کسی ایک شخص کو اپنا سردار مقرر کرو۔ لوگوں نے کہا ہم آپ کو مقرر کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ اس پر لوگوں نے حضرت خالد بن ولید کو اپنا سردار مقرر کر لیا۔ تاریخ میں آتا ہے کہ جنگ موتی کے موقع پر جب مسلمانوں نے دشمن کا لشکر دیکھا تو اس کی تعداد اور ساز و سامان کو دیکھ کر انہوں نے گمان کیا کہ اس لشکر کا کوئی مقابلہ نہیں۔ حضرت ابو ہریرہ بیان کرتے ہیں کہ دشمن کا لشکر دیکھ کر میری آنکھیں چندھیا گئیں اس پر حضرت ثابت بن اکرم نے مجھ سے کہا کہ اَے ابو ہریرہ! تیری حالت ایسی لگتی ہے جیسے تو نے کوئی بہت بڑا لشکر دیکھ لیا ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ اس پر حضرت ثابت نے کہا کہ تم ہمارے ساتھ بدر میں شامل نہیں ہوئے؟ ہمیں وہاں بھی کثرت تعداد کے ذریعہ فتح نہیں ملی تھی بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملی تھی اور یہاں بھی یہی ہو گا۔ حضرت ابوبکر کی خلافت میں حضرت خالد بن ولید کے ساتھ آپ مرتدین کی طرف روانہ ہوئے۔ جب آپ اس قوم کی طرف پہنچے جو بداخہ مقام میں تھی تو آپ نے حضرت عکاشہ بن محصن اور حضرت ثابت بن اکرم کو مخبر بنا کر بھیجا کہ دشمن کی خبر لائیں اور وہ دونوں گھوڑوں پر سوار تھے۔ ان دونوں کا سامنا طلیحہ اور اس کے بھائی سلمٰی سے ہوا۔ یہ انہی کی طرح مخبری کرنے کیلئے لشکر سے آگے آئے ہوئے تھے۔ طلیحہ کا سامنا حضرت عکاشہ سے ہوا اور سلمٰی کا حضرت ثابت سے۔ ان دونوں نے دونوں صحابہ کو شہید کر دیا۔

پھر حضرت سلمٰی بن سلامہ بدری صحابی تھے۔ آپ ان اولین لوگوں میں سے تھے جو مدینہ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے۔ بیعت عقبہ اولیٰ اور ثانیہ میں شامل ہوئے۔ آپ کو بدر سمیت تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضرت عمر نے آپ کو اپنے دور خلافت میں یمامہ کا حکمران مقرر فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمٰی بن سلامہ اور حضرت ابوسبرۃ بن ابی رحم کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی آپ نے بچپن میں ایک یہودی عالم سے مکہ سے ایک نبی کے آنے کی خبر سنی تھی۔ چنانچہ جب آنحضورؐ کا ظہور ہوا اور آپؐ کی بعثت کی خبر آپ کو ملی تو ایمان لے آئے۔ حضرت عثمان کے زمانوں میں جب فتنوں نے سر اٹھایا تو آپ نے عزلت نشینی اختیار کر لی۔ آپ کی وفات مدینہ میں 74 سال کی عمر میں ہوئی۔

پھر حضرت جبر بن عتیق ایک بدری صحابی تھے۔ تمام غزوات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ شریک تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک مدینہ میں ہی رہے۔ آپ کی وفات 61 ہجری میں یزید بن معاویہ کے دور میں 71 سال کی عمر میں ہوئی۔

پھر حضرت ثابت بن ثعلبہ ایک بدری صحابی ہیں۔ آپ ستر انصار کے ساتھ عقبہ ثانیہ میں حاضر ہوئے غزوہ بدر احد اور خندق حدیبیہ اور خیبر اور فتح مکہ اور غزوہ طائف میں آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad